Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کے لئے

ماہنامہ خدیجہ

جلد ۱۳

ماہ جنوری ۱۹۷۵ء

شمارہ ۱

ایڈیٹر: لیق احمد طاہر

نائبین: فخر احمد ورڈ ہاوی لا

کتابت: حمید الدین

سالانہ چندہ ۔۔۔ روپے

سالنامہ ۔۔۔ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست

عنوان	صفحہ
• بھائی جان کا صفحہ	۳
• قابلِ تقلید خط	۴
• نئے سال کا تحفہ	۶
• دعاؤں کی عادت ڈالو	۷
• سلام کہنے کی پیاری عادت	۸
• قرآن عظیم سے پیار کرو	۹
• سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام۔	۱۰
• اطفال الاحمدیہ کا ترانہ	۱۱
• حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمد رضی اللہ عنہ اور آپ کی خوش طبعی۔	۱۲
• ثمامہ بن اثال کا قبولِ اسلام	۱۴
• میرے بچپن کا دلچسپ واقعہ	۱۶
• جھول رے منّے جھولا جھول (نظم)	۲۲
• بیوقوف بھیڑیا	۲۳
• راشد منہاس (نظم)	۲۵
• سیدنا حضرت مسیح موعود کے زبانِ انگریزی کے الہامات۔	۲۶
• وادیٔ سیلون کی سیر	۲۷
• حضرت امام ابوحنیفہ کی وصیّت	۲۹
• حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بکری	۳۱
• سردی (نظم)	۳۲
• مَیں نے احمدیت کیوں قبول کی۔	۳۳
• انصاف پسند خلیفہ	۳۷
• مغرور بادشاہ	۳۹
• مَیں کیا چاہتا ہوں (نظم)	۴۲
• جگر — ہماری زندگی	۴۳
• جمہوریہ انڈونیشیا	۴۴
• شرارتی	۴۹
• محنت اور لگن سے پڑھنے کا ثمر	۵۴
• مسلم بچّوں کے سنہری کارنامے	۵۶
• حضرت رسول اکرمؐ کا زمانہ طفلی	۵۷
• سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ بچپن	۵۹
• بچّوں کی تربیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۶۲
• روٹی کی برکت	۶۴
• بُرا منہ بُری بات	۶۶
• کھیوڑہ اور نمک کی کانیں	۶۹
اور ان کے علاوہ دیگر کالم ۔	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بھائی جان کا صفحہ

میرے ننھے منّے بھائیو اور بہنو! آج کا دن کتنی خوشیوں اور مسرّتوں کا دن ہے نئے سال کے طلوع کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ایک تازہ بتازہ، نوع بنوع تحفہ آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ اِس سالنامہ کے ساتھ سالِ نَو بھی آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ آمین۔ خدا کرے کہ یہ سال ہم سب کے لئے بے شمار بہاروں کا موجب ہو۔ اس کا ہر مہینہ ایک گلستان کا رنگ لائے۔ اس کا ہر دن ایک گلدستہ کی مہک پیدا کرے اور اس کی ہر ساعت ایک کلی کو چٹک کر خوش رنگ پھول کا رُوپ دینے والی ہو۔ آمین

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! اِس کے ساتھ ہی ہماری سب سے بڑی تمنّا اور دُعا یہ ہے کہ اِس سال پہلے سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ اسلام کی تازگی اور بہار کے سامان پیدا فرمائے۔ ساری دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے جائیں اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پرچم دُنیا کے چپّہ چپّہ پر لہرانے لگے۔ آمین

میرے تشحیذی دوستو! اِس غرض کے لئے اپنے دل میں یہ ارادہ کرو کہ ہم اسلام اور احمدیت کے سچّے اور وفادار خادم بنیں گے۔ اپنی زندگیاں اللہ کے راستہ میں قربان کریں گے۔ سچائی، دیانتداری امانت، حُسنِ خُلق اور نیک عمل کا ایسا نمونہ پیش کریں گے جسے دیکھ کر ساری دُنیا رشک کرے اور ہمارے ساتھ مِل کر غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے ہمارے نقشِ قدم پر چلنے میں فخر محسُوس کرے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

احمدی بچّوں کے نیک ارادے اور عمل ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔ یُوں تو نیکی کی بہت سی باتیں ہیں لیکن میں اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو ایک بہت بڑی نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ صفحہ پڑھتے ہی یہ ارادہ کریں کہ اِس سال آپ ضرور وقفِ جدید کی بابرکت تحریک میں شریک ہوں گے۔ اِس نیک ارادہ پر فوراً عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اِس کی توفیق دے۔ آمین۔

(بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

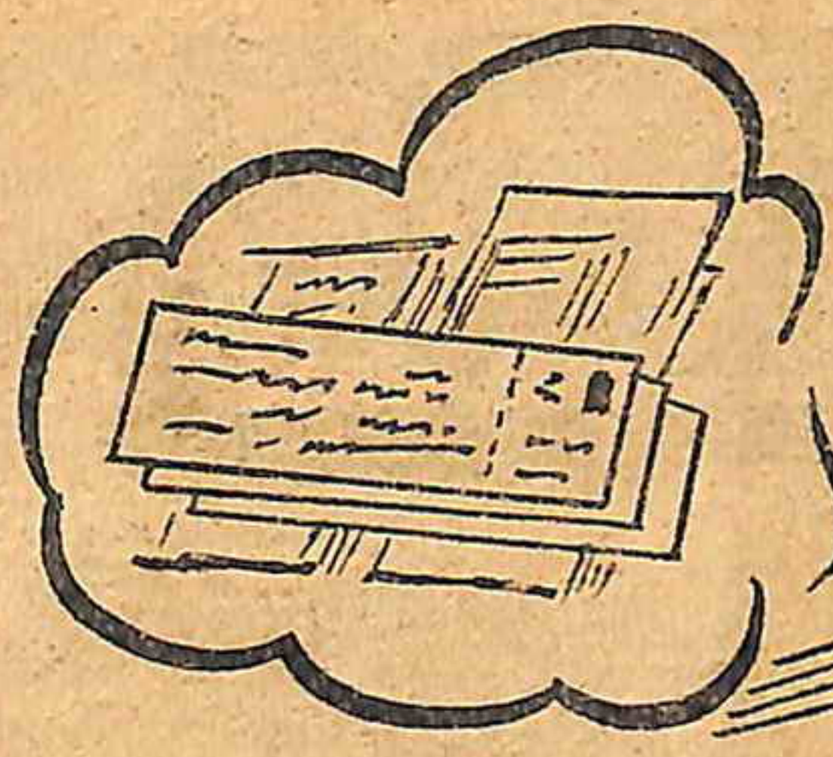

قابلِ تقلید خط

پیارے بھائی جان!

دسمبر کا رسالہ ملا۔ ہمارے پاس اپنی خوشی کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ اِس کا ٹائیٹل بہت ہی خوبصورت تھا۔ مضامین میں TREETOP HOTEL واقعی دلچسپ اور TOP کا مضمون تھا۔ مَیں نے عہد کیا ہے کہ اِس سال اِس رسالہ کے لئے کم از کم پچاس نئے خریدار ضرور بناؤں گی آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی بہن

سلمیٰ رشید۔ لاہور

جواب:۔ میری ننھی بہن آپ کی پسند کا شکریہ۔ آپ کا ارادہ سب بچّوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ باقی بچّے بھی یہی عہد کریں اور ہمیں اپنے عہد اور کوشش سے جلد اطلاع دیں۔

(بھائی جان)

پیارے بھائی جان!

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ سب سے پہلے مَیں آپ کو تشحیذ کا ایڈیٹر بننے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

پندرہ دن کے انتظار کے بعد پیارا رسالہ موصول ہوا جسے مَیں نے تین چار دن میں ہی پڑھ ڈالا۔ اس کے سارے مضمون بہت اچھے تھے اور سلیقے سے ترتیب دیئے گئے تھے۔ اِس ماہ اچھے مضامین اچھے طریقے سے ترتیب دینے پر مَیں آپ کو داد دیتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اِسی طرح خوش کریں گے۔ اور پیارے رسالے کے صفحات بڑھانے کی بھی کوشش کریں گے۔ (ایم۔ اے۔ قمر چک ۴۹۷ ج۔ ب)

جواب:۔ صفحات تو بفضلِ خدا بڑھا دئے ہیں۔ آپ اپنے پیارے رسالہ کے لئے نئے خریدار بنائیں اور اچھے اچھے مضامین لکھیں۔

(بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بھائی جان!

پورا مہینہ انتظار کے بعد ہمارا پیارا رسالہ تشحیذ ملا۔ بے حد خوشی ہوئی کہ ہمارا پیارا رسالہ تشحیذ آ گیا ہے۔ اسے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اچھے مضامین ہیں۔ سب سے زیادہ ہمیں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام، پیارے رسول کی پیاری باتیں، ننھے ادیب، ایک ٹھوکر سے روشن مستقبل تک پسند آئے۔ اور میں نے یہ باتیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی سنائیں۔ اب سال بھی ختم ہونے والا ہے اور ہمیں اپنے پیارے تشحیذ کے سالنامہ کا انتظار رہے گا۔

(مصوّرہ خانم۔ کوٹ احمدیہ)

جواب:۔ ننھی بہن سالنامہ حاضر ہے۔ اپنی رائے سے ہمیں اطلاع دیں۔ ہاں اِس خوشی میں تشحیذ کے کم از کم پانچ نئے خریدار بنا کر ہمیں لکھیں ہم آپ کا نام دوبارہ شائع کریں گے۔ (بھائی جان)

محترم بھائی جان!

بڑی خوشی ہوئی آپ کے ایڈیٹر مقرر کئے جانے پر۔ دسمبر کا شمارہ بے حد پسند آیا۔ تمام کہانیاں اور نظمیں وغیرہ عمدہ تھیں تشحیذ کا عنقریب سالنامہ شائع ہو گا یہ سُن کر بھی مسرّت ہوئی۔ ہمیں سالنامہ کا انتظار رہے۔

طارق احمد بٹ۔ لیاقت آباد۔ کراچی

جواب:۔ میرے ننھے بھائی۔ آپ کا خط ملا۔ الحمدللہ کہ تشحیذ آپ کی توقع کے مطابق ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ لیجئے آپ کا سالنامہ حاضر ہے۔ (بھائی جان)

پیارے بھائی جان! السلام علیکم

بھائی جان اِس ماہ کا رسالہ تشحیذ الاذہان پڑھا بڑا ہی دلچسپ تھا۔ آپ کے آ جانے سے ہمارے پیارے رسالے تشحیذ الاذہان کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ خاص طور پر آپ نے خطوں کے جواب اور مستقبل کے ادیب کے کالم شروع کر کے ہم پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

بھائی جان! میری ایک خواہش ہے کہ آپ رسالہ تشحیذ الاذہان کو ماہنامہ کی بجائے پندرہ روزہ رسالہ کر دیں۔ خدا تعالیٰ تشحیذ الاذہان کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھمّ آمین۔

(افضل طاہر۔ کنری)

جواب:۔ آپ کی پسند کا شکریہ۔ سرِدست تشحیذ کو پندرہ روزہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ (بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سال کا تحفہ

پیارے بچّو! نیا سال مبارک۔ نئے سال کی خوشی میں ہم آپ کو ایک تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تحفہ ہے نئے سال کا کیلنڈر جو ہم نے خاص طور پر تشحیذی بچّوں کے لئے تیار کیا ہے۔ اِسے کسی عمدہ موٹے کاغذ پر نقل کر کے جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ کہو یہ تحفہ پسند آیا؟

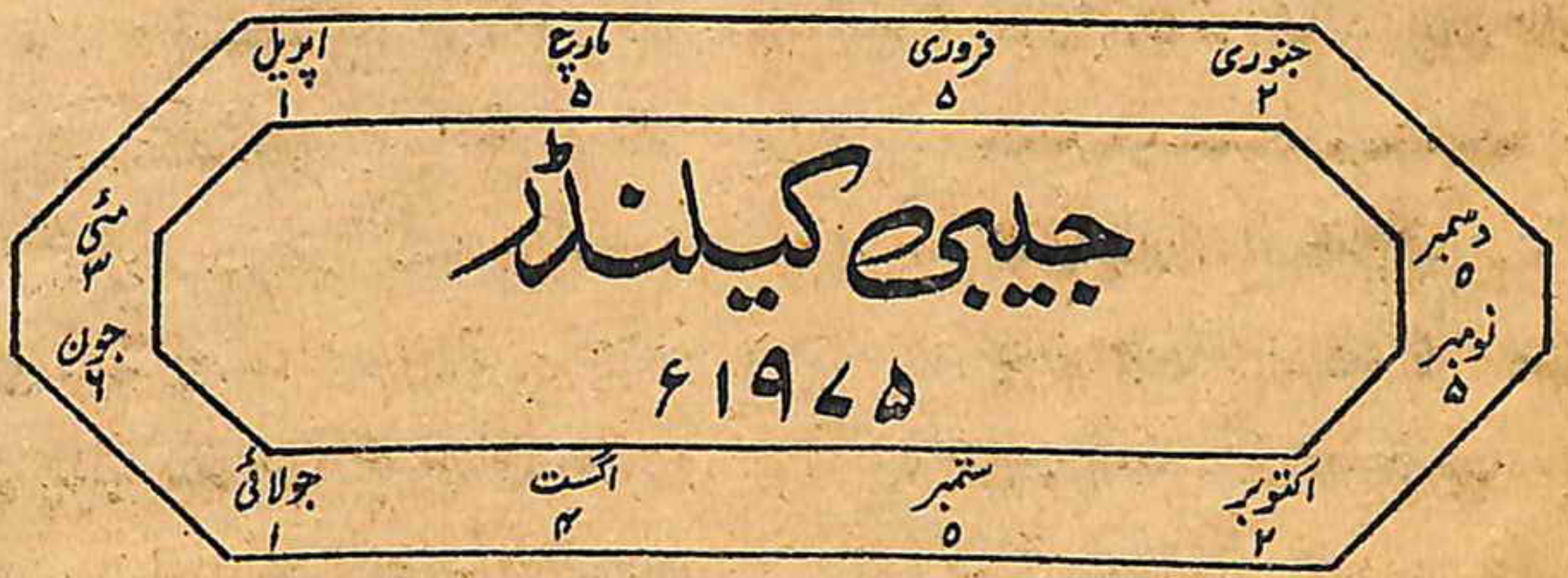

طریقۂ استعمال:- جب کسی مہینہ کی کسی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو تو اس مہینہ کے نیچے لکھا ہوا ہندسہ اس تاریخ میں جمع کریں۔ میزان سات پر تقسیم کریں۔ اگر باقی صفر بچے تو مطلوبہ دن اتوار ہو گا۔ اگر صفر کے علاوہ کچھ اَور بچے تو اس ہندسہ تک سوموار سے گنیں آپ کو مطلوبہ دن معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً اگر آپ ۲۰ فروری کا دن معلوم کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل عمل کریں:-

کیلنڈر میں فروری کے نیچے دیکھیں آپ کو ۵ کا ہندسہ نظر آئے گا۔ لہٰذا عمل یُوں ہو گا:-

۲۰ + ۵ = ۲۵ - اب ۲۵ کو سات پر تقسیم کریں تو باقی ۴ بچے گا۔ اگر ایک باقی بچتا تو مطلوبہ دن سوموار ہوتا مگر ۴ باقی بچے ہیں لہٰذا سوموار سے آگے چار تک گنیں تو جواب جمعرات آئے گا۔ پس ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء کو جمعرات کا دن ہو گا۔

مکرم جناب جمیل الرحمٰن رفیق
ایڈیٹر ماہنامہ خالد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قال اللہ تعالیٰ

دُعاؤں کی عادت ڈالو

پیارے بچّو! ہمارے ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے :-

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اُنِّیْ قَرِیْبٌ

ترجمہ :- یقیناً مَیں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

پیارے نونہالو! ایک منٹ کے لئے سوچو! ہمارے ماں باپ ہم سے جو وعدہ کرتے ہیں ضرور پُورا کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ جو بات کہتے ہیں وہ سچّی ہوتی ہے۔ ہمارے نیک اور وفادار دوست ہمارے ساتھ جو عہد بھی باندھتے ہیں ہمیشہ سچّا ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمارا سب سے زیادہ پیار کرنے والا، سچّا اور وفادار مُحسن ربّ۔ ہمیں حکم دے کہ مجھ سے مانگو! مَیں تمہیں دوں گا اور پھر وہ ایسا نہ کرے۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا ہرگز ہرگز ممکن نہیں۔

ہمارا خدا تو سب خزانوں کا مالک ہے۔ ساری دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اُس کے غلام ہیں۔ ایسے بھرے ہوئے خزانوں والا خدا اگر ہمیں دعائیں کرنے کا حکم دیتا ہے تو پھر ہم کیوں پیچھے رہیں۔

پیارے بچّو! ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی کے پاس کتاب نہیں۔ کسی کے پاس اچھا کوٹ نہیں۔ کسی کے پاس اچھے بُوٹ اور خوبصورت پین نہیں۔ کسی کو فٹ بال کی ضرورت ہے۔ کسی بچّی کو اچھی اچھی گڑیا کی ضرورت ہے۔ قیمتی زرق برق کپڑوں کی ضرورت ہے وغیرہ۔ تو اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ ہم اپنے ربّ سے دعائیں مانگیں اور کہیں خدایا۔ تُو نے خود ہی تو کہا ہے مجھ سے دعائیں مانگو مَیں ضرور سُنوں گا۔ تُو سچّا اور وفادار اور پیار کرنے والا خدا ہے لہٰذا ہم پر فضل کر اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے ہماری جھولی بھر دے۔

پیارے بچّو! جہاں اپنے لئے سب کچھ مانگو وہاں اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے بھی ضرور دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسی دعائیں بہت پسند ہیں وہ اس دعا کے ساتھ ہماری دوسری دعائیں بھی جلد قبول فرما لے گا۔ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کر دے اور پرچمِ اسلام ساری دُنیا میں لہرانے لگے۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے رسول کی پیاری باتیں

سلام کہنے کی پیاری عادت

● حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورتمند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اُس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں (یعنی نماز تہجّد)۔ اگر تم ایسا کروگے تو سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (بخاری)

● حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پُوچھا۔ کونسا اسلام افضل اور بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا۔ اور ہر ملنے والے سے خواہ جان پہچان ہو یا نہ سلام کہنا۔ (بخاری)

● حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "اے میرے پیارے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو۔ اِس طرح تمہیں بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی۔" (ترمذی)

● حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اُسے سلام کہے۔ اور پھر اگر کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور فوراً ہی آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے سے سلام کہیں۔" (ابوداؤد)

● حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو۔ اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں سے سلام کہیں (یعنی سلام میں پہل کریں)۔ (بخاری)

● حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب اہلِ یمن آئے تو آنحضرتؐ نے خوش ہو کر صحابہؓ سے فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔ (ابوداؤد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن عظیم سے پیار کرو

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بہت بڑا حصّہ غم والم میں گذرا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ۲۰۱)

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسُول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح صـ۲۱)

"حضرت مفتی محمد صادقؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اِس طرح کہ ایک دفعہ آپؑ اپنے خدام کے ساتھ سَیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور اُن دنوں میں حاجی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے کسی شخص نے حضورؑ سے عرض کیا کہ یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سُنائیں۔ چنانچہ انہوں نے پڑھ کر سُنایا۔ تو اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔"

(احمد صادق صـ۳۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام

نصرتِ الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بجلی ہو کر ہوا اور ہر خس و خاشاک کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

شانِ احمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی بخش جامِ احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمد ہے
باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمد ہے
ابنِ مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بڑھ کر غلامِ احمد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کا ترانہ

(از کلام خلیفۃ المسیح)

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

اُسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر

نہ ہے باپ اُس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

ہر اک چیز پر اُس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اُس کو طاقت ہے حاصل

پہاڑوں کو اُس نے ہی اونچا کیا ہے
سمندر کو اُس نے ہی پانی دیا ہے

یہ دریا جو چاروں طرف بہ رہے ہیں
اُسی نے تو قدرت سے پیدا کئے ہیں

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھر ملو چیزیں بندوں کے رزقے

ہر اک شے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم

دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے

وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت

ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ

اور

آپکی خوش طبعی

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

"قادیان کی بات ہے غالباً جلسہ کے دن تھے۔ کئی نوجوان باہر آپ کے مردانہ صحن میں مجلس کر رہے تھے اور چونکہ ان میں سے بعض سگرٹ پیتے تھے اِس لئے اِس ڈر سے کہ حضرت میاں صاحبؓ اوپر سے نہ آجائیں اندر سے کنڈے لگا کر سگرٹ نوشی کرنے لگے کچھ دیر کے بعد ہی آپ تشریف لے آئے دروازہ کھلوایا۔ السلام علیکم کہا اور باہر تشریف لے گئے مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر واپس آئے اور کمرہ میں داخل ہو کر آدمی گنے۔ ایک دو تین چار پانچ چھ سات اور خاموشی سے سات الائچیاں جیب سے نکال کر میز پر رکھ کر چلے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد سب کمرے والے اس لطیف مزاح پر بے اختیار ہنس دیئے۔ مگر اس ہنسی میں جو خفّت تھی وہ شاید آج تک انہیں نہ بھولی ہو۔"

"آپ کے مزاح اور نصیحت کے سلسلہ میں ایک بہت پُرانی بات یاد آ گئی۔ ابّا جان اور امّی جان جب کبھی سفر پر جاتے تو مجھے اور بھائی خلیل کو عمّو صاحب (حضرت میاں صاحب) کے ہاں چھوڑ جایا کرتے تھے چنانچہ ہمیں بعض اوقات کئی کئی مہینے آپ کے ہاں ٹھہرنے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ تھا چچی جان بسبب بیماری روزہ رکھنے سے معذور تھیں مگر سحری کے وقت تہجّد کی غرض سے اور کچھ کھانے پر خیال رکھنے کی خاطر باقاعدہ ساتھ اُٹھا کرتی تھیں ایک دفعہ ہم سحری کھا رہے تھے کہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خادمہ کی غلطی پر چچی جان نے ذرا اونچی آواز میں اسے سخت سُست کہا۔ عمّو صاحب ان سے تو کچھ نہ بولے مگر مجھے مخاطب کرکے فرمانے لگے تم جانتے ہو کہ تمہاری چچی جان بیمار ہیں بیچاری روزے تو نہیں رکھ سکتیں البتہ ذکرِ الٰہی کے لئے اِس وقت ضرور اُٹھتی ہیں۔ وہ دن اور رمضان کا آخری روزہ۔ پھر چچی جان نے کبھی سحری کے وقت آواز بلند نہیں کی۔

ایک دفعہ یہ ذکر ہو رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اونٹ کا گوشت بھی کھایا تھا تو حضرت میاں شریف احمدؓ (چھوٹے چچا جان) جو اس وقت چھوٹے سے تھے بولے کہ ہاں مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے مَیں بھی اس وقت پاس ہی تھا۔ اس پر حضرت میاں صاحب (یعنی عمّو صاحب) نے نہایت سنجیدگی سے کہا کہ ہاں آپ ٹھیک کہتے ہوں گے اور آپ نے ضرور کھایا ہوگا کیونکہ یہ آپ کی پیدائش سے چالیس سال پہلے کا واقعہ ہے۔

لطیف پُروقار مزاح اور نصیحت کی دلنشین آمیزش جس رنگ میں آپ کر سکتے تھے شاذونادر ہی کوئی کر سکتا ہوگا۔ اِس کی بیسیوں نہیں سینکڑوں مثالیں ہیں۔ بلکہ شاید ہی آپ کی زندگی کا کوئی ایسا دن ڈوبا ہوگا جس میں آپکی زبان سے کوئی ادبی شہ پارہ نہ نکلا ہو۔ مگر افسوس کہ نہ تو یہ سب باتیں محفوظ ہو سکی ہیں نہ ہی یہ موقع ہے کہ یہ ذکر اور لمبا کیا جا سکے۔

جبرائیلؑ اور خلیل اللہ

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا خلیل اللہ! اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم دیں تا بجا لاؤں۔ آپ نے فرمایا "بیشک مجھے کئی حاجتیں ہیں مگر خدا کِسی اَور کا دَر نہ دکھائے۔ اے جبرائیل! بتا بندے کی کونسی حاجت ہے جس کا خدا کو علم نہ ہو؟ اور جب وہ میری تمام ضرورتیں جانتا ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ مَیں اپنی حاجات تجھ سے بیان کروں۔"

(اسرار احمد۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

ثمامہ بن اثال کا قبولِ اسلام

(ساجدہ پروین ـــــ بھیرہ)

ثمامہ بن اثال قبائلِ یمامہ کا ایک سردار تھا۔ اس نے اسلامی مہموں میں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ آخر ایک مہم میں پکڑا گیا۔ چونکہ مسلمانوں کے خلاف دل میں سخت بغض اور کینہ رکھتا تھا اور اسلامی معاشرے کا واقف نہیں تھا اِس لئے حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مسجدِ نبویؐ کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے تا اِسے مسلمانوں کی عبادت، اسلامی معاشرہ، باہمی میل جول، اخوت اور ہمدردی کا علم ہو سکے۔

حضورؐ جب بھی اس کے پاس سے گزرتے تو دریافت فرماتے۔ "ثمامہ! تمہارا کیا حال ہے اور تم کیا چاہتے ہو؟" اس پر ثمامہ جواب دیتا کہ اگر مجھے معاف فرمادیں تو آپ کا یہ احسان مرتے دم تک یاد رکھوں گا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو بے شک میں اس سزا کا مستحق ہوں۔

ثمامہ تین دن تک بندھا رہا آخر حضورؐ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا "ثمامہ! اب تم آزاد ہو اور جا سکتے ہو۔" رہائی کے بعد ثمامہ مسجد نبویؐ کے قریب ہی ایک تالاب میں جا کر نہایا اور واپس آکر حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا "خدا کی قسم! اِس سے پہلے رُوئے زمین پر آپ مجھے سب سے بُرے لگتے تھے لیکن آپ کے اخلاقِ کریمانہ اور حُسنِ سلوک دیکھ کر میں نے سمجھ لیا ہے کہ دُنیا کے تختے پر آپ جیسا شریف النفس انسان کوئی نہیں۔ خدا کی قسم! آپ کا دین مجھے سخت ناپسند تھا لیکن اسلامی معاشرہ دیکھ کر مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ اسلام سے پیارا کوئی مذہب نہیں۔ اِسی طرح آپ کے شہر مکّہ سے مجھے سخت نفرت تھی لیکن اب اس جیسا پیارا شہر مجھے رُوئے زمین پر نظر نہیں آتا۔"

اور ساتھ ہی دِل کی گہرائیوں سے بے ساختہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ صدا بلند ہوئی

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

اِس کے بعد ثمامہ اجازت لے کر مکّہ میں عمرہ کے لئے گئے وہاں مکّہ والوں نے انہیں کہا ثمامہ! سُنا ہے تُو بے دین ہو گیا ہے اِس لئے ہم تمہیں قتل کرتے ہیں۔

ثمامہ نے کہا خدا کی قَسم مَیں بے دین نہیں ہوُا بلکہ سب سے بہتر اور کامل اور خدا کے پیارے دین "اسلام" میں داخل ہوُا ہوں۔ خدا کی قَسم اگر تم نے مجھے تنگ کیا تو یاد رکھو یمامہ سے جو غلّہ تمہارے پاس آتا ہے ایک دانہ بھی وہاں سے نہ آنے دوں گا۔ اس پر گو قریش ڈر گئے تاہم پھر بھی حسبِ عادت کافی تنگ کیا۔

ثمامہ جب واپس گئے تو اپنی قوم سے کہا خبردار! مکّہ میں گندم کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے۔ چنانچہ غلّہ روک دیا گیا مکّہ کے لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ اس پر اہلِ مکّہ نے حضورؐ سے کہلا بھیجا کہ صلہ رحمی کے تحت آپ کا مقام تو بہت بلند ہے کیا اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ دشمن کو بھوکوں مار دیا جائے؟ آپ ثمامہ کو لکھیں کہ غلّہ نہ روکے۔ اِس پر آپؐ نے ثمامہ کو لکھ کر غلّہ بحال کرا دیا۔

اِس واقعہ میں جہاں اخلاقِ کریمانہ سے دشمنوں کے دِل جیت لینے کی مثال موجود ہے وہاں دشمن سے حُسنِ سلوک کی مثال بھی قائم کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

اِنعامی مقابلہ

تشحیذ کے بچّوں کیلئے خوشخبری

تشحیذ کے خریدار حسبِ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر اپنے مضمون لکھ کر ماہِ جنوری ۱۹۷۵ء کے آخر تک بھجوا دیں۔ اوّل، دوم آنیوالے مضامین پر انعامات دیئے جائیں گے۔

(۱) احمدی بچّوں کے اوصاف

(۲) مَیں نے سالانہ جلسہ پر کیا دیکھا

(۳) احترامِ انسانیت

(بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے بچپن کا دلچسپ واقعہ

۱

حضرت مرزا برکت علی صحابی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

میرے بچپن کے دو واقعات جو کہ ہمارے مولا کریم کی غیر معمولی قدرت نمائی اور ذرّہ نوازی کے مظہر ہیں درج ہیں۔

(۱) موضع پٹی جو اُس وقت لاہور کے ضلع میں ایک قصبہ تھا میری پیدائش اور بچپن کا زمانہ وہیں گزرا ہے قادیان شریف اور اردگرد کے دیہات میں برسات کا پانی ایک برساتی نالہ کی صورت میں پٹی کے بالکل پاس سے گزرتا تھا چند ایک نشیب جگہوں میں اُس نالے کا پانی سال بھر ٹھہرا رہتا تھا۔ ایک نشیب جگہ جس کی لمبائی چوڑائی تخمیناً سو گز کے قریب ہو گی اور گہرائی بھی کافی تھی۔ اس کے مغربی جانب تالابوں کی طرح پختہ اینٹوں سے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں اور سیڑھیوں کے اُوپر پختہ اینٹوں کا ایک پلیٹ فارم بنا ہوا تھا۔ میری عمر قریباً چھ سال ہو گی۔ ایک دن میرے پھوپھی زاد بھائی جن کی عمر نو دس برس ہو گی دوسرے جو مجھ سے سال ڈیڑھ سال چھوٹے ہونگے ہم تینوں اُس تالاب پر گئے۔ اس کا نام پکّی روہی تھا۔ موسم گرمیوں کا تھا۔ وقت قریباً تین چار بجے بعد دوپہر تھا۔ بڑے بھائی اُوپر بیٹھ کر کپڑے دھونے لگ گئے۔ اس روہی کی چند ایک سیڑھیاں پانی کے اندر تھیں اور چند ایک باہر۔ میں اور چھوٹا بھائی ایک سیڑھی پر بیٹھ گئے جو پانی کے اندر تھی۔ ہمارا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ چھوٹا بھائی میرے پاس ہی بائیں جانب بیٹھا تھا۔ چھوٹا بھائی اپنی قمیص اُتار کر گچھا سا بنا کر اپنے ہاتھ میں پکڑتا اور اُسے پانی کی سطح پر چھوڑ دیتا۔ جب وہ ذرا آگے چلا جاتا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اسے پکڑ کر واپس لانا۔ اِسی طرح وہ قمیص سے کھیلتا رہا۔ مَیں اسے دیکھ رہا تھا۔ ایک دفعہ جو اس نے قمیص چھوڑا تو وہ کچھ زیادہ دُور چلا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ بھائی کا ہاتھ نہیں پہنچ رہا تھا صرف ایک اُنگلی اس قمیص سے مَس کرتی تھی۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں اسے پکڑ دوں اِس پر مَیں اُچھلا جس کے نتیجہ میں ایک یا دو سیڑھیاں نیچے اُتر گیا اور پانی کے اندر غائب ہو گیا۔ اِس چھوٹی عمر میں مجھے پانی میں غوطہ لگانے وغیرہ کی ترکیب کا کچھ علم نہ تھا اِس لئے میرے کان آنکھ ناک وغیرہ کھلے ہوئے تھے اور مَیں پانی میں کھڑا تھا اور میرا مُنہ مغرب کی طرف ہو گیا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ میرے اِردگرد خلاء ہے صرف ایک پتلی سی چادر پانی کی میرے سر سے ایک، دو انچ اُوپر ہے۔ میرے اِردگرد کوئی پانی نہیں۔ اُس پانی کی چادر پر سُورج کی شعاعوں کی چمک مجھے نظر آتی تھی جس سے مَیں اندازہ لگاتا ہوں کہ وہ عصر کا ابتدائی یعنی چار بجے کے قریب کا وقت ہو گا۔ مَیں نے بتایا ہے کہ میری آنکھیں کُھلی تھیں صرف پانی کی ایک کورے لٹھے کی مانند چادر میرے سر کے اُوپر تھی۔ مَیں بہت خوش ہُوا کہ مجھے غوطہ لگانا آ گیا ہے۔ چنانچہ مَیں سیڑھیوں پر چڑھ کر باہر نکل آیا۔ دونوں بھائی چیخیں مار مار کر رو رہے تھے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ مَیں ڈوب گیا ہوں۔ بڑے بھائی مجھے سختی سے جھڑکنے لگے کہ تم نے یہ کیا کیا تھا۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں نے تو غوطہ لگایا تھا۔ اُنہوں نے گھر آ کر شکایت کی کہ یہ ڈوب گیا تھا۔ مَیں نے شکایت کی تردید کر دی کہ مَیں نے تو غوطہ لگایا تھا ہمیں گھر والوں کی طرف سے کسی تالاب وغیرہ پر جانے کی قطعاً اجازت نہ ملتی تھی لیکن دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ مِل کر کم گہرے پانی میں نہا لیا کرتے تھے۔ ایک بچے نے مجھے غوطہ لگانے کی یہ ترکیب بھی بتا دی تھی کہ آنکھیں اور مُنہ بند کر لیں۔ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے کان بند کر لیں اور دونوں چھوٹی اُنگلیوں سے ناک دبا کر بند کر لیں۔ مَیں کم گہرے پانی میں غوطہ لگاتا تو وہاں آنکھیں کھولتا اور دیکھتا کہ آیا یہاں بھی ویسا ہی خلاء ہے یا نہیں مگر کہیں خلاء نہ پایا۔ اس کے بعد قادیان شریف آیا وہاں تیرنا بھی سیکھا اور قادیان شریف کی ڈھاب میں [illegible] جگہوں پر غوطے لگا کر آنکھیں کھولتا مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دیکھتا کہ میری آنکھوں کے ساتھ پانی لگا ہوا ہے۔ پھر میں قصور شہر میں کچھ عرصہ کے لئے گیا وہاں تحصیل کے پاس ایک پختہ تالاب ہے جس میں پانی صاف ستھرا تھا۔ وہاں بھی مختلف جگہ غوطے لگا کر آنکھیں کھولتا وہاں بھی پانی میری آنکھوں کے ساتھ ہوتا تھا خلاء وغیرہ نہ تھا۔ پھر میں پندرہ سولہ سال کی عمر میں اُسی پکی روہی پر گیا اور اُسی مقام کے اِردگرد جہاں میں غرق ہوا تھا بار بار غوطے لگائے وہاں بھی وہ نظّارہ پھر نظر نہ آیا۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ درحقیقت پانی میں کوئی خلاء نہیں ہوتا میرا پیارا آقا میرا مولا کریم بڑا پیار کرنے والا اور بے انتہاء قدرتوں کا مالک ہے اور اپنی مخلوق پر اپنی عام رحمتوں کے علاوہ خارق عادت رحمتیں بھی فرماتا رہتا ہے۔ زمین و آسمان کا ہر ذرّہ اس کا تابع فرمان ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی خاطر آگ کو حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کے لئے جلانے کی بجائے ٹھنڈی ہو جا اور وہ ٹھنڈی ہو گئی۔ حضرت موسیٰؑ کے لئے سمندر کو حکم دیا کہ حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو راستہ دیدے۔ چنانچہ سمندر نے ایسا کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص پیاروں سے بکثرت اپنی قدرت نمائی فرماتا اور خاص رحمتوں کے نمونے ظاہر کرتا رہتا ہے اور عام لوگوں کو بھی کبھی کبھی اپنے ایسے عجائباتِ قدرت و رحمت کے نمونے دکھاتا ہے تا انہیں اپنے مولا کریم کی طرف توجہ ہو اور وہ کوشش کریں کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمولیّت کا شرف حاصل کریں۔

دوسرا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے میں موضع قصور میں تھا۔ سخت گرمی کا موسم تھا۔ گرمی کے دنوں میں بچّوں اور نوعمروں کو گرمی دانے کثرت سے نکل آتے ہیں اور مائیں یا بزرگ عورتیں اس کے علاج کے طور پر رَسَوْنت جو ایک نہایت کڑوی چیز ہے پانی میں حل کر کے بچّوں کو پلاتی ہیں میں بھی قریباً روزانہ اسی طرح رَسَوْنت پانی میں حل کر کے پیتا تھا۔ مُنہ سخت کڑوا ہو جاتا۔ اس کے بعد کُلّی کر کے کوئی میٹھی چیز کھانڈ وغیرہ کھاتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں رَسَوْنت کا پیالہ پینے لگا اور دیکھا کہ کوئی میٹھی چیز موجود نہیں ہے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ سخت گرمی تھی۔ بازار دُور تھا۔ اب پیالہ پینا بھی ضرور ہے میں نے اپنے مولا کے حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عرض کیا کہ اے میرے اللہ اپنے فضل سے اِس کی کڑواہٹ دُور کر دے کیونکہ اِس کی کڑواہٹ تلخی کرنے سے دُور نہیں ہوتی۔ سو مَیں نے اللہ کا نام لے کر اسے پینا شروع کر دیا۔ مَیں اپنے آقا کا کس زبان سے شکر ادا کروں۔ مَیں وہ رسوئنت کا پیالہ پانی کی طرح پی گیا اور مُنہ بالکل کڑوا نہ ہوُا۔ فالحمد للہ۔

بڑے ہو کر مولا کریم کی اِس ذرّہ نوازی کا ذکر اپنے بچّوں سے بھی کیا۔ میری بڑی بیٹی نے اِسے اچھی طرح دل میں یاد رکھا اُس نے ایک دن بتلایا کہ مَیں ایک دفعہ بیمار ہوئی میرے لئے ڈاکٹر صاحب سے دوائی لائی گئی وہ بہت کڑوی تھی۔ دوسرے دن پھر وہی دوائی لائی گئی۔ مَیں نے دیکھا کہ آج پھر کڑوی دوائی پینی ہے تو مَیں نے اپنے مولا کریم سے دعا کی کہ اے میرے پیارے آقا میرے ابّا جی کی رسوئنت کی کڑواہٹ حضور نے دُور فرما دی تھی میری اِس دوائی کی کڑواہٹ بھی دُور فرما دیجئے۔ چنانچہ مَیں نے اس کی ایک خوراک پی اور وہ بالکل کڑوی نہ لگی۔ اللہ تعالیٰ کی اِس کرم فرمائی پر مجھے بہت خوشی ہوئی لیکن بعد میں یہ وسوسہ دل میں پیدا ہوُا کہ شاید ڈاکٹر صاحب نے آج دوائی بدل کر کوئی پھیکی دوائی نہ دے دی ہو لیکن جب مَیں نے دوسری خوراک پی تو وہ پہلے دن کی دوائی کی مانند ہی کڑوی کسیلی نکلی۔

سو اے میرے عزیزو! ہمارا پیارا آقا بے انتہا قدرتوں کا مالک ہے اور اپنی کمزور و خطاکار سب مخلوق کی دعائیں اپنے لُطف و کرم سے قبول فرما کر ماں باپ سے بھی بہت بڑھ کر پیار فرماتا ہے سو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کہ ہم سب اُس کی رضامندی کی راہوں پر چلیں۔ وہ ہمیں اپنے خاص پیاروں کے زُمرہ میں شمولیت کا شرف عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ ہی اس کی خاص رحمتوں کے مورد بنتے رہیں۔ آمین ؂

۴

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب مَیں ضلع کیمبلپور کے ایک گاؤں ٹمن میں صرف و نحو اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا اس وقت میری عمر کوئی گیارہ بارہ سال کی ہو گی۔ میرے اُستاد کا نام مولوی امام غزالی تھا۔ وہ بڑے اہل علم تھے۔ بہت محنت سے پڑھاتے اور طلبہ کی ہمدردی میں دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کر دیتے تھے لیکن طبیعت بڑی سخت اور غصیلی پائی تھی اور انگریز دشمنی کو تو وہ جزوِ ایمان سمجھتے تھے۔ اِس وجہ سے طلبہ ان سے بہت ڈرتے تھے اور خوف زدہ رہتے تھے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دِل میں خیال آیا کہ کیوں نہ انگریزی زبان سیکھی جائے۔ اِس خیال کا آنا تھا کہ ایک جنون سا میرے سر پہ سوار ہو گیا اور مَیں رات کے وقت عشاء کی نماز کے بعد وہاں کے اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے گھر جا پہنچا۔ ان کا نام چوہدری محمد علی تھا۔ وہ علیگڑھ کے ڈبل ایم۔ اے اور بڑے شفیق استاد تھے۔ مَیں نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا۔ انہوں نے پوچھا تم کیا پاس ہو؟ مَیں نے جواب دیا تیسری جماعت سے بھاگا ہوا ہوں (کیوں بھاگا یہ ایک مگر بڑی دلچسپ کہانی ہے) میری بات سُنکر وہ کچھ مُسکرائے اور پھر کہا اور تو کوئی صورت تمہاری مدد کی نہیں ہاں اگر چاہو تو مَیں تمہیں تیسری جماعت میں داخل کر لیتا ہوں۔ مَیں نے جواب دیا اِس طرح تو میرے استاد مولوی امام غزالی صاحب سخت ناراض ہوں گے اور عین ممکن ہے کہ وہ مجھے اپنے ہاں سے ہی نکال دیں۔ بہرحال کچھ میرے شوق اور کچھ ان کی حوصلہ افزائی سے میں تیسری جماعت میں داخل ہو گیا مولوی صاحب محترم کچھ ناراض تو ہوئے لیکن اتنے نہیں کہ مجھے اپنے مدرسہ سے ہی نکال باہر کریں۔ دن کے پہلے حصہ میں مَیں سکول جا کر پڑھتا اور پچھلے پہر آ کر مَیں صرف و نحو اور عربی کی کچھ کتابیں مولوی صاحب موصوف سے پڑھ لیتا اِس طرح پڑھتے ہوئے مجھے کوئی چھ ماہ گزرے ہونگے کہ راولپنڈی سے سکولز کے بڑے انسپکٹر جو سکھ مذہب کے پیرو تھے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ جب وہ معائنہ کرتے کرتے ہماری کلاس میں پہنچے تو اتفاق سے اُس وقت استاد اُردو پڑھا رہا تھا اور کہانی بھی شروع تھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی۔ انسپکٹر صاحب کتاب لے کر لڑکوں سے سبق سُننے لگے۔ نہ معلوم اُن کے دل میں کیا خیال آیا کہ انہوں نے اچانک لڑکوں سے یہ سوال پُوچھا "رنجیت سنگھ" کے کیا معنی ہیں؟ تیسری جماعت کے لڑکوں کی بلا جانے کہ اِس لفظ کے کیا معنی ہیں وہ تو صرف یہ جانتے تھے کہ پنجاب کے ایک سِکھ حکمران کا یہ نام ہے مَیں چونکہ مسجد میں فارسی پڑھتا تھا اور کچھ صرف و نحو سے بھی سُدھ بُدھ تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس لئے مَیں نے فوراً ہاتھ کھڑا کر دیا۔ استاد حیران کہ نہ معلوم یہ کیا اُوٹ پٹانگ جواب دے اور ہیڈماسٹر صاحب جو انسپکٹر صاحب کے ساتھ تھے الگ پریشان کہ کہیں سردار صاحب غلط جواب سُن کر ناراض ہی نہ ہو جائیں۔ بہرحال انسپکٹر صاحب نے میرا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا ہاں شاباش بتاؤ اِس لفظ کے کیا معنی ہیں۔ مَیں نے جواب دیا رَن کے معنے ہیں میدان جیت جیتنا سے فعل امر ہے۔ اسم اور فعل امر ملیں تو اسم فاعل ترکیبی بن جاتا ہے۔ پس "رَن جیت" کے معنے ہوئے میدان جیتنے والا اور سنگھ کے معنے ہیں بہادر۔ پورے لفظ کے معنے ہوں گے "میدان جیتنے والا بہادر"۔ سردار صاحب یہ جواب سُنکر اُچھل پڑے۔ بہت شاباش دی تھپکی سے حوصلہ بڑھایا اور ہیڈماسٹر صاحب سے پُوچھا یہ لڑکا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا یہاں کے مولوی صاحب سے پڑھتا ہے اور انگریزی کے شوق میں بڑے اصرار کے ساتھ ابھی چھ ماہ ہوئے مدرسہ میں داخل ہُوا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سفارش کی کہ لڑکا ہونہار ہے اگر آپ اجازت دیں تو یہ چوتھی اور پانچویں کا اکٹھا امتحان دے دے اور اگر یہ اچھے نمبر لے کر پاس ہو جائے تو اسے چھٹی کلاس میں ترقی دے دی جائے سردار صاحب لہر میں تھے انہوں نے فرمایا ہاں ہاں اِس کے پرچے مجھے پنڈی بھجوا دو وہاں سے مَیں خود پرچے دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ کوئی مہینہ دو مہینہ کے بعد راولپنڈی سے حکم آ گیا کہ سیف الرحمٰن کو ترقی دی جائے۔ اِس طرح یہ عاجز چھ ماہ کے اندر ایک ہی جست میں تیسری سے چھٹی میں جا پہنچا۔ میرے عربی کے استاد نے جب یہ سُنا کہ عربی اور فارسی کے زور پر ایک سکھ افسر کو اسنے رام کر لیا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور ان کی سب ناراضگی دُور ہو گئی۔

مولوی صاحب موصوف ناک میں نسوار لینے کے عادی تھے چنانچہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب انہوں نے خوشی کی خبر سُنی کہ عربی عِلم کِس طرح انگریزی علم پر غالب آیا تو ایک چٹکی نسوار کی ناک میں چڑھاتے ہوئے انہوں نے کسی نسوار زدہ شاعر کا یہ پنجابی شعر ایسی لہر میں پڑھا کہ مزہ آ گیا۔ ایک اندازِ مسرت میں انہوں نے فرمایا۔

ے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانکی، نانکی قدر نہ کیتی بے قدراں دی مار
سو مرجاناں نوں دُور کریندی حضرو دی نسوار[1]
حضرو دی نسوار[1]

---

[1] مانکی سے مُراد پیر آف مانکی شریف کے پیرو ہیں اور نانکی بابا نانک کو ماننے والے سِکھ۔ یہ دونوں تمباکو اور نسوار کے ازلی دشمن ہیں۔ حضرو ضلع کیمبلپور کے علاقہ چھچھوکا کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں کی نسوار مشہور ہے ؛

جھُول

امّی کی آنکھوں کے نُور — راحتِ جاں اور دل کے سرور
ابّا کی آنکھوں کے تارے — دِل کے سہارے راج دُلارے

رے مُنّے

تُو ہے جیسے تازہ پھُول — جھُول رے مُنّے جھُولا جھُول
جھُول رے مُنّے جھُولا جھُول

جھُولا

سن جب کچھ بڑھ جائے گا — پھر تُو پڑھنے جائے گا
سیکھے گا سب اچھی باتیں — کام کرے گا دِن اور راتیں

جھُول

بھاگ کے جائے گا اسکول — جھُول رے مُنّے جھُولا جھُول
جھُول رے مُنّے جھُولا جھُول

(جنابِ فیض چنگوی)

ورزش بھی پھر کرنی پڑیگی — کُشتی بھی پھر لڑنی پڑیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوقوف بھیڑیا

ایک مرتبہ ایک بھوکا بھیڑیا جنگل میں پھر رہا تھا۔ اچانک اُسے ایک گدھا نظر آیا۔ اس نے گدھے سے کہا مَیں تجھے کھانا چاہتا ہوں۔ گدھے نے جواب دیا بھائی ایسی بیوقوفی مت کرو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ گدھے کا گوشت صرف صُبح کو کھاتے ہیں۔ اگر تم کسی دوسرے وقت گدھے کا گوشت کھا کر مرنا چاہتے ہو تو مجھے کھا لو۔ بہتر یہی ہے کہ مَیں تمہارے لئے بستر لاتا ہوں اور تم تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤ اور پھر صُبح کے وقت مجھے کھا لینا۔ بھیڑیئے نے جواب دیا یہ تو بہت عمدہ خیال ہے جاؤ اور میرے لئے بستر لاؤ۔ مَیں انتظار کرتا ہوں۔ گدھا بھاگا بھاگا گیا اور پھر کبھی واپس نہ آیا۔ بھیڑیا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور اُس نے محسوس کر لیا کہ اس کو بیوقوف بنایا گیا ہے۔

وہی بھیڑیا جنگل میں پھر رہا تھا اور پھرتا پھراتا ساحلِ سمندر کے قریب آیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ ایک بھینس قریب ہی ایک گندے پانی میں مزے سے نہا رہی ہے۔ بھیڑیئے نے اسے دیکھ کر خوشی کا نعرہ لگایا اور غرّاتے ہوئے اس پر جھپٹنے کی تیاری کرنے لگا۔ بھینس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے کہا واہ بھیڑیئے مَیں تو تمہیں عقلمند سمجھتی تھی یہ تم کیا تیاری کر رہے ہو مَیں کوئی تم سے بچ کر بھاگ سکتی ہوں۔ تمہیں تو خود ہی کہنا چاہیئے تھا کہ جاؤ بہن اچھی طرح نہا کر آؤ مَیں تمہیں گندی حالت میں نہیں کھا سکتا یہ تو تمہاری عقلمندی کا ثبوت ہوتا۔ بھیڑیا بولا بہت اچھا سمندر میں جا کر نہا کر آؤ۔ بھینس سمندر میں تیرتی ہوئی ساحلِ سمندر سے دُور چلی گئی اور بھیڑیا کنارے پر ہی بیٹھا رہا۔ کافی دُور جا کر بھینس نے چلّا کر کہا تیرے جیسا بیوقوف اب مجھے کھا نہیں سکتا۔

بے حد بھوک کی حالت میں بھیڑیا مارا مارا پھرتا رہا حتّٰی کہ دوسری صبح وہ ایک چھوٹی سی بکری سے ملا۔ اس نے خوشی کا نعرہ لگایا اور کہا کہ اے بکری مَیں تجھے کھانے لگا ہوں۔ بکری نے کہا مَیں تو تمہارے رحم و کرم پر ہوں لیکن مجھے بغیر مرچ مسالے اور گندی حالت میں کھانے سے کیا فائدہ۔ مَیں تمہارے لئے ابھی اپنی صفائی اور مرچ مسالے کا سامان لاتی ہوں پھر مجھے مزے سے کھا لینا۔ بھیڑیئے نے کہا یہ بہت اچھا خیال ہے دوڑو اور جلدی ضروری سامان لاؤ۔ بھیڑیا ایک لمبا عرصہ انتظار کرتا رہا اور بکری واپس نہ آئی۔ بھوک کے مارے بھیڑیئے کا بُرا حال تھا۔ بُڑبڑانے لگا کہ چھوٹی سی بکری نے مجھے بیوقوف بنایا۔ میرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیڑیا غصّے کے مارے پاگل ہو رہا تھا اور بھوک نے اسے کمزور کر دیا تھا۔ اچانک اس نے ایک گھوڑے کو گھاس چرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے پھر خوشی کا نعرہ لگایا اور کہا اَب تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ گھوڑے نے کہا پیارے بھائی بھیڑیئے تم مجھے بخوشی کھا لینا لیکن میری ایک آخری درخواست ہے کہ میرے باپ کی وصیّت ہے کہ مَیں اس وقت تک نہ مروں جب تک مَیں اپنی عمر معلوم نہ کر لوں چنانچہ میری پیدائش کا دن، مہینہ اور سال میرے پچھلے سُموں کے نیچے لکھے ہوئے ہیں تم وہ مجھے پڑھ کر بتا دو پھر جو چاہو مجھ سے سلوک کرو۔ بھیڑیئے نے کہا بہت اچھا مجھے اپنی پچھلی ٹانگیں دکھاؤ۔ اِس طرح گھوڑے نے بھیڑیئے کو اِس بُری طرح سے دلتی رسید کی کہ اس کی کھوپڑی ہِل گئی، وہ تڑپ کر زمین پر گر پڑا اور پھر دوبارہ کبھی نہ اُٹھ سکا۔

دلچسپ اور مفید رسالہ۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری قبول کریں۔ قیمت سالانہ ۸/- روپے (منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان)

راشد منہاس شہید

(نشانِ حیدر)

نامِ پاکستاں درخشندہ ہُوا

تیرے مرنے سے وطن زندہ ہُوا

موت سے تیری ملی ہے زندگی

قوم کو تابندگی۔ پائندگی

تُو قضا سے کھیلنا سکھلا گیا

نوجوانوں کا لہُو گرما گیا

غازیوں کو ولولہ تازہ دیا

رُوئے ارضِ پاک کو غازہ دیا

یُوں فضا خوشبوئے آنگن ہو گئی

دیس کی دھرتی سہاگن ہو گئی

نسلِ نَو کا وہ نمائندہ ہے تُو

مرنے والے آج بھی زندہ ہے تُو

شاعرِ مشرق کے شاہیں زندہ باد

اے شہیدِ نوجواں پائندہ باد

(جناب عبدالکریم قدسی۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زبان انگریزی کے الہامات

(۱) آئی لَو یُو — I love you

مَیں تم سے محبّت رکھتا ہوں

(۲) آئی ایم وِد یُو — I am with you

مَیں تمہارے ساتھ ہوں

(۳) آئی شَیل ہیلپ یُو — I shall help you.

مَیں تمہاری مدد کروں گا

(۴) آئی کین وہٹ آئی وِل ڈُو — I can what I will do.

مَیں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا

(۵) وی کین وہٹ وی وِل ڈُو — We can what we will do.

ہم کر سکتے ہیں جو ہم چاہیں گے

(۶) آئی ایم بائی عیسیٰ — I am by Isa.

مَیں عیسیٰ کے ساتھ ہوں

(۷) یس آئی ایم ہیپی — Yes I am happy.

ہاں مَیں خوش ہوں

(۸) لائف آف پین — Life of Pain.

زندگی دُکھ کی

(۹) گاڈ اِز کمنگ بائی ہِز آرمی ہی اِز وِد یُو ٹُو کل اَینیمی۔ — God is coming by His army, He is with you to kill enemy.

خدا تعالیٰ براہین اور دلائل کا لشکر لے کر چلا آتا ہے وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔

(۱۰) آئی شَیل گو یُو اے لارج پارٹی آف اِسلام۔ — I shall give You a large party of Islam.

مَیں تمہیں اسلام کی ایک عظیم جماعت عطا کروں گا۔

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وادیٔ سیرن کی سیر

(جنابِ مرزا محمد الدین ناز (پروفیسر جامعہ احمدیہ)

دلچسپ مناظر اور خوبصورت وادیاں دیکھنے کا ہر انسان کو شوق ہوتا ہے۔ اِسی طرح پیارے بچو آپ کو بھی شوق ہو گا۔ تو آئیے آپ کو ایک ایسی ہی خوبصورت اور سرسبز و شاداب وادی کی سَیر کراتے ہیں جس کا نام وادیٔ سیرن ہے۔ "سیرن" نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وادی میں اسی نام کی ایک ندی بہتی ہے۔ خوبصورت اور ہرے بھرے پہاڑوں میں ندی کا صاف شفاف پانی اس طرح اٹھکیلیاں کرتا ہے جیسے کوئی ہرن ناز سے چوکڑیاں بھر رہا ہو۔ چیل اور دیودار کے قدآور درخت بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ چیل کے درخت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی چھال کے رَس سے گندہ بیروزہ حاصل ہوتا ہے اور لوگ تھوڑی سی چھال کاٹ کر کافی تعداد میں گلاس چپکا دیتے ہیں جس میں خود بخود بیروزہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ سب سے پہلے آپ کو "ڈاڈر" دکھاتے ہیں۔ ڈاڈر وادیٔ سیرن کا پہلا پڑاؤ ہے۔ یہاں ایک مشہور و معروف ٹی۔بی ہسپتال ہے۔ بڑی صحت افزا جگہ ہے۔ اِس کی بلندی ۷۵۰۰ فٹ کے قریب ہے۔ یہاں سے سیدھا اُوپر پہاڑ پر چڑھیں تو ۹۰۰۰ فٹ کی بلندی پر "کنڈ" کا بنگلہ ہے۔ یہ بھی بہت خوبصورت ہے۔ اور بنگلہ کے سامنے ہرے ہرے گھاس کا ایک خوشنما میدان ہے۔ سردی بہت محسوس ہوتی ہے۔ وہاں سے ۹ میل کے فاصلے پر ۸۰۰۰ فٹ کی بلندی پر "شہید پانی" کا بنگلہ ہے۔ یہ بھی بڑا صحت افزا مقام ہے۔ اِس جگہ میدان کے ایک کونے میں قبر کے نشان ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک آدمی کے پیاسے مرنے کی وجہ سے اس بنگلہ کا نام شہید پانی رکھا گیا۔ یہاں سے موٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مصلّے کی چوٹی صاف نظر آتی ہے جس کی بلندی قریباً ۱۴۰۰ سے ۱۶۰۰ فٹ کے درمیان ہے۔ وہاں پر کسی بزرگ کی قبر ہے جس کے متعلق وہاں کے لوگوں میں غلط قسم کی روایات مشہور ہیں۔ اِس قبر پر پتھر رکھے ہوئے ہیں اور جھنڈے لگے ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ حقیقی بزرگ کی قبر ہے جس کا نام "موسیٰ" تھا اور وہاں دعا کرنی چاہیئے۔ اس قدر بلندی پر بہت کے تودے بھی خوب دیکھنے میں آتے ہیں اور دھنکی ہوئی رُوئی کی طرح سفید سفید برف پر چلنے کا اِس قدر لُطف آتا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا اگر ہمت ہو تو وہاں پہنچ کر خود لُطف اندوز ہوں اور برف کے گولے بازار میں کھانے کی بجائے وہاں خود بنا کر مُفت کھائیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہاں جانا آسان کام نہیں پہاڑی راستے بڑے تنگ اور دُشوار گزار ہوتے ہیں۔ وہاں سے سات میل کے فاصلے پر ندی کا بنگلہ ہے۔ اس بنگلے کے قریب سے ایک ندی نالہ شور مچاتے ہوئے گزرتا ہے۔ یہ درختوں میں گھرا ہوا بنگلہ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں لکڑی کا بہت بڑے پیمانے پر کاروبار ہوتا ہے۔ اِس جگہ بندر بھی اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ کبھی بندر ایک درخت سے چھلانگ لگا کر دوسرے درخت پر جا لٹکتا ہے تو کبھی زمین پر چھلانگیں لگاتا ہے۔ اخروٹ کے درخت بھی کثرت سے اُگتے ہیں۔ اگر آپ میں سے کسی نے اخروٹ سیر ہو کر کھانے ہوں تو ضرور اِس جگہ کی سیر کرے۔

"ندی" وادیٔ سیرن کا آخری پڑاؤ ہے۔ اس سے آگے وادیٔ کاغان شروع ہوتی ہے۔

وادیٔ سیرن میں لوگ بہت غریب اور کم تعلیمیافتہ ہیں۔ سیّاحوں سے دوائی کی گولیاں اور ماچس کا مطالبہ ضرور کرتے ہیں۔ اِس لئے اگر آپ بھی جائیں تو یہ دو چیزیں ضرور ساتھ لے کر جائیں۔

مرغیاں اور انڈے سستے ہیں اور اتنی بلندی پر جہاں سبزی وغیرہ نہیں ملتی یہی خوراک غنیمت سمجھی جاتی ہے۔ بکریاں وغیرہ پالنا بھی عام پیشہ ہے۔ لوگ لباس کھُلا پہنتے ہیں اور بڑی نرمی سے گفتگو کرتے ہیں۔ جہاں کچھ زمین ہموار ہوتی ہے کوئی نہ کوئی فصل بو دیتے ہیں۔ عموماً مکئی کی فصل بوتے ہیں۔ سفر عموماً پیدل کرتے ہیں۔ بلکہ لطیفہ یہ کہ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام ابو حنیفہ کی وصیت

(عذرا اختر۔ اکبر آباد سندھ)

یہ وصیت حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنے ممتاز ترین شاگرد حضرت امام ابو یوسف کو اُس وقت لکھ کر دی جب وہ تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھنے والے تھے۔ اِس وصیت میں جلیل القدر اُستاد نے صاحبِ مرتبت شاگرد کو اخلاق، معاملات، معاشرت اور سیاست سے متعلق نہایت قیمتی ہدایات دی ہیں جن سے ہر شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

سلاطین کے پاس بہت کم آمد و رفت رکھنا، اُن سے ہر وقت اِس طرح پُرخطر رہنا جس طرح آدمی آگ سے پُرخطر رہتا ہے۔ جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو دربارِ شاہی میں نہ جانا کیونکہ اِس طرح اپنا اعزاز و اکرام قائم رہتا ہے۔ اور اِس لئے بھی کہ سلطان اپنے مقابلے میں ہر شخص کو بے حقیقت سمجھتا ہے۔ جب سلطان اپنے حاشیہ نشینوں میں بیٹھا ہو تو اس وقت اس سے زیادہ گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔ ایسے موقع پر وہ اپنے علم و فضل کا سِکّہ جمانے اور تمہیں نیچا دکھانے کی کوشش کرے گا۔ اِس طرح تم لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جاؤ گے۔

اگر سلطان تمہیں قاضی مقرر کرنا چاہے تو پہلے دریافت کر لو کہ وہ تمہارے فقہی مَسلک اور طریقۂ اجتہاد سے واقف ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ حکومت کے دباؤ سے تم اپنے فیصلے کے خلاف عمل کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔ یہ ضرور معلوم کر لو کہ تمہارے اِس تقرر کی تہ میں کیا مقاصد کارفرما ہیں، تمہارے علم و فضل سے استفادہ یا کچھ اَور؟

سلطان کے وزراء اور اس کے حاشیہ نشینوں سے تعلقات قائم کرنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش نہ کرنا۔ صرف سلطان سے تعلقات رکھنا۔ اِس میں بھی خود پیش قدمی نہ کرنا۔ اِس لئے کہ جب خود پیش قدمی کروگے تو وہ تمہیں اپنی اغراض کا آلہ کار بنائے گا اور اگر تم آلہ کار بن گئے تو وہ تمہیں ذلیل و رُسوا کرے گا۔

اظہارِ حق میں کِسی کی پرواہ نہ کرنا خواہ وہ سلطان ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص دین میں کِسی بدعت کا مورد ہو رہا ہو تو اعلانیہ اس کی غلطی بیان کر دینا خواہ وہ شخص کتنے ہی جاہ و جلال کا مالک ہو کیونکہ اظہارِ حق میں خدا تعالیٰ تمہارا معین و مددگار ہو گا اور اپنے دین کا محافظ و حامی۔ اگر تم ایسا کروگے تو لوگوں کو دین میں رخنہ اندازی کی جرأت نہ ہو گی اور وہ تمہارے اظہارِ حق سے بھی خائف رہیں گے۔

خود بادشاہ سے کوئی نامناسب اور دین کے خلاف حرکت صادر ہو تو صاف کہہ دینا کہ عہدۂ قضا کے لحاظ سے مَیں آپ کا مطیع ہوں لیکن کسی غلطی پر آپ کو مطلع کرنا میرا فرض ہے۔

اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو، علم کی نگہداشت رکھو، دُنیا کو بالکل حقیر سمجھو، دُنیا کے کسی کام میں مطمئن ہو کر نہ لگ جاؤ۔ اللہ کے ہاں تمام باتوں کی بازپُرس ہو گی۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو۔ عبادت اتنی ہی کرو جتنی عام لوگ کرتے ہیں۔ ہمیشہ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے رہو۔ جب تک لوگ تمہیں امام نہ بنائیں آگے نہ بڑھو۔ ہر مہینہ میں دو چار دن روزے کے لئے مقرر کر لو۔ زیارتِ قبور کی عادت ڈالو۔ موت ہمیشہ یاد رکھو۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے بندے ہو چکے ہیں ان سے ربط و ضبط نہ رکھو۔ مگر تبلیغ اور دعوتِ دین کی غرض سے ان سے ملنا یا تعلق قائم کرنا مناسب ہے۔

کسی پر لعن طعن نہ کرو۔ کسی انسان میں بُرائی دیکھو تو اس کے لئے بھلائی چاہو اور بھلائی کے ساتھ اس کا تذکرہ کرو۔ تجارت اور کاروباری معاملات کے بارے میں زیادہ گفتگو نہ کرو ورنہ لوگوں کو خیال ہو گا کہ تم مال کے حریص ہو۔ یہ بھی گمان ہو گا کہ تم رشوت لیتے ہو عام آدمیوں بالخصوص دولتمندوں سے کم میل جول رکھنا ورنہ وہ سمجھیں گے کہ تم ان سے کچھ توقع رکھتے ہو۔

گفتگو میں نہ سختی اور درشتی ہو نہ آواز بلند ہو بلکہ متانت اور وقار پیشِ نظر رہے۔ لہو و لعب سے پرہیز کرو۔ لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے راز افشا نہ کرو۔ کوئی تم سے مشورہ کرے تو اپنی معلومات کے مطابق بتانے میں کوتاہی نہ کرو اِس طرح اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو گا۔ اپنے ہمسائے کی کوئی بُرائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو اسلئے کہ یہ امانت ہے۔ بُخل سے پرہیز کرو، حریص نہ بنو اور نہ کبھی جھوٹ بولو۔ بازاری لوگوں کی صُحبت اختیار نہ کرو۔ ہر کام میں اپنی عزّت اور وقار کا خیال رکھو۔ ہمیشہ دل میں استغفار کرتے رہو۔ دُنیا کی طمع و رغبت بالکل نہ کرو۔ خواہ تم مُفلس ہی کیوں نہ ہو۔ ہر معاملے میں ہمّت اور جرأت سے کام لو۔ اِسلئے کہ جس کی ہمّت کم ہو جاتی ہے اس کا رُتبہ بھی گر جاتا ہے ۔

بقیہ ۲۸

نے ابھی تک ریل یا بس تک نہیں دیکھی۔ لیکن اِس میں کوئی شک نہیں کہ جس قدر قدرتی مناظر ان کو میسّر ہیں اور جس قدر خوبصورت اور صحت بخش فضا میں وہ زندگی بسر کر رہے ہیں وہ جنّت نظیر ہے جبکہ ہم اس سے کبھی کبھی لُطف اندوز ہوتے ہیں ۔

حضرت موسیٰؑ اور بکری

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک بکری ریوڑ سے بچھڑ گئی۔ آپ کو خیال آیا کہ اگر وہ رات باہر رہ گئی تو ہو سکتا ہے اسے کوئی بھیڑیا پھاڑ کھائے۔ ہمدردی کے اِس جذبہ سے متأثر ہو کر آپ اس کی تلاش میں نکلے اور تمام رات اسے تلاش کرتے رہے۔ چلتے چلتے ٹانگیں شل ہو گئیں اور پاؤں میں آبلے پڑ گئے۔ صُبح کو ایک جگہ سے بکری مِل گئی۔ آپ نے اس کے مُنہ کی رال صاف کی بال جھاڑے اور گود میں اُٹھا لیا اور فرمایا: "اے بکری! کیا تُو مُجھ سے خفا ہو گئی؟ مانا تجھے میری پرواہ نہ تھی لیکن اپنی تکلیف کا تو خیال کر لیتی۔"

خداوند کریم نے اپنی بے زبان مخلوق سے موسیٰ علیہ السلام کا یہ پیار بہت پسند کیا اور فرشتوں سے کہا۔ دیکھا موسیٰ کا حوصلہ جس نے اپنی تکلیف کا کچھ بھی خیال نہ کیا ۔

(اسرار احمد — لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سردی

موسم سردی کا آیا ہے سردی ساتھ اپنے لایا ہے

سرد ہوا نے دھوم مچائی کوٹ سویٹر لاؤ بھائی

لاؤ لاؤ جلدی لاؤ دودھ اور چائے گرم پلاؤ

تازہ تازہ گرم پیالی اٹھتے اٹھتے دھوئیں والی

حامد تم بازار تو جانا حلوہ پوری انڈے لانا

جسے بھی دیکھو کانپ رہا ہے چادر سے منہ ڈھانپ رہا ہے

بابا علیا لیٹ رہا ہے کمبل خوب لپیٹ رہا ہے

سردی لائی رات بھی لمبی محفل لمبی بات بھی لمبی

لیکن جو اچھے ہیں بچے رات کو محنت سے ہیں پڑھتے

سنو نصیحت فیضؔ کی بچو
پڑھو لکھو حکمت سیکھو

جنابِ فیضؔ چنگوی کراچی

★★★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے احمدیت کیوں قبول کی

(مختار احمد چیمہ متعلّم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں (ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ) میں مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے میں سرگودہا چلا آیا اور یہاں ہی میری اصل منزل کا آغاز ہوا۔

میں میٹرک کا طالب علم تھا لیکن ابھی تک احمدیت کے نام سے بھی ناواقف تھا۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی میں جہاں میرے چچا جان مقیم تھے چند ایک گھر احمدیوں کے تھے اُن سے متعلق جب کبھی کوئی یہ کہتا کہ فلاں مرزائی ہے تو میں یہ سمجھتا کہ یہ کوئی ذات پات کا مسئلہ ہے جیسے چیمہ، چٹھہ، وڑائچ، ورک وغیرہ۔

ایک دو احمدی اکثر ہمارے ڈیرہ پر تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ تو وہ شرافت سے ہی لوٹ آتے اور بعض دفعہ اُن پر گالیوں کی بوچھاڑ کرنا پڑتی لیکن وہ اِس قدر ڈھیٹ تھے کہ بے عزّتی کروانے کے باوجود بھی ثابت قدمی کا ہی مظاہرہ کرتے۔ ہر بار اُنہیں ٹال دیا جاتا کہ تم ختمِ نبوّت کے مُنکر ہو۔ قرآنِ مجید پر تمہارا ایمان نہیں۔ تمہارا کلمہ الگ ہے۔ تم نے جنّت دوزخ بنا رکھے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایک دن میری خوش قسمتی سمجھئے یا پھر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال تھا کہ ایک دوست آئے اور وفاتِ مسیح پر لیکچر شروع کر دیا۔ میں نے اُنہیں روکنے کے لئے کہا کہ اگر عیسیٰؑ وفات پا گئے ہوتے تو قرآنِ مجید میں تو اُن کا ذکر آتا (جیسا کہ میں سارا قرآنِ پاک جانتا ہوں)۔ یہ بات کہنے کی دیر تھی کہ انہوں نے آیت پیش کرنی شروع کر دی۔ سب سے پیش پیش سورہ مائدہ کی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ والی آیت تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے وقتی طور پر تو یہ کہہ کر اُنہیں ٹال دیا کہ مرزائیوں کا قرآن الگ ہے لیکن اِن آیات نے میرے ذہن میں ایک ہلچل سی مچا دی۔ اب میں نے حقیقت پانے کے لئے خود جستجو شروع کر دی اور نئی سے نئی بات میرے سامنے آنے لگی۔ غیر احمدی حضرات نے بھی اِس معاملہ میں میری بہت مدد کی۔ وہ مجھے نئے سے نئے اعتراضات بتاتے لیکن اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارتے رہے کیونکہ جو اعتراض احمدیت پر کرتے وہ اُلٹا اُن پر پڑتا۔ کبھی کہتے اِن کا قرآن مجید الگ ہے ان کا اِسی پر ایمان نہیں۔ لیکن حقیقت سامنے آئی تو پتہ چلا کہ یہ خود بعض آیات منسوخ سمجھتے ہیں۔ کبھی کہتے کہ مرزا صاحب انبیاء کرام کی توہین کرتے ہیں لیکن جب ان کی تفاسیر دیکھیں تو پتہ چلا کہ احمدیت تو نہیں بلکہ یہ خود بعض انبیاء پر الزام عائد کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت یوسفؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ بلکہ نبی اکرمؐ پر بھی الغرض جو بھی انہوں نے اعتراض احمدیت پر کیا اُلٹا اُنہیں پر پڑا۔ جب کبھی میں نے کوئی مسئلہ کسی غیر احمدی مولوی کے سامنے رکھا اُسے بے بس ہی پایا۔

اب میں نے احمدیت کی جستجو کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا تھا۔ بعض دوستوں کو وفاتِ مسیح اور دیگر چھوٹے موٹے مسائل کا قائل بھی کیا۔ ختمِ نبوت کا مسئلہ میرے لئے بہت پیچیدہ تھا اس نے مجھے کافی دیر تک اُلجھائے رکھا۔

اِنہیں ایّام میں مجھے ربوہ میں اجتماع خدام الاحمدیہ پر بھی آنے کا موقع ملا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک زیرِ تبلیغ غیر احمدی دوست بھی تھے اور میں خود بھی زیرِ تبلیغ تھا۔ یہاں آیا تو عجیب منظر دیکھا۔ بہت سے شکوک و شبہات کا ازالہ ہو گیا۔

ربوہ آیا تو نہ تو مجھے کوئی جنّت دوزخ نظر آئی اور نہ ہی کوئی حُور جیسا کہ میں سُنا کرتا تھا۔ مقامِ اجتماع پر گیا تو عجیب ہی منظر تھا۔ غیر احمدیوں میں میں نے آج تک کوئی ایسا اجتماع نہیں دیکھا حالانکہ میں علماء کرام کی محفلوں کا دلدادہ تھا۔ یہاں ہر آدمی مجھے مولوی نظر آتا جو سوال بھی کرتا جواب فوراً حاضر ملتا۔

سحری کے وقت صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا کی صدائیں اور تہجّد کے مناظر مجھے آج تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ہیں۔ ربوہ دیکھ کر نبیٔ اکرمؐ کا زمانہ نظروں میں آنے لگا۔

سب سے زیادہ اثر اجتماع کا مجھ پر اور میرے دوسرے ساتھی پر دُعا نے کیا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتام پر فرمائی۔ وہ اِس قدر پُرسوز تھی کہ مَیں تو وہ منظر دیکھ کر گھبرا ہی گیا اور میرے دوست کا بھی یہی حال تھا۔ ہر طرف چیخوں اور رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مَیں سوچتا تھا کہ یہ لوگ جو خدا کے حضور اِس قدر گڑگڑا رہے ہیں۔ وہ کسی لالچ میں پھنس کر احمدیت قبول کرنے والے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی خدا ایسے آدمیوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ میرے دوست کے یہ الفاظ تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج ہی قیامت برپا ہو جائے گی۔ تعصّب ہمارا اِس قدر تھا کہ جب خدام الاحمدیہ کا عہد دُہرایا جاتا تو ہم دونوں خلیفۂ وقت اور احمدیت کے متعلق جو بات ہوتی اُس پر بالکل خاموش ہو جاتے کہ کہیں ہم احمدی نہ ہو جائیں۔

اِس کے بعد جب مَیں ایف۔ایس سی میں ناکام ہو گیا تو میرے والدین کو سرگودہا کے کِسی صاحب نے اطلاع بھجوائی کہ اگر لڑکے کا مستقبل چاہتے ہو تو اسے واپس بُلوا لو ورنہ۔ یہ مرزائی ہونے والا ہے۔ لہٰذا مجھے سیالکوٹ بی۔ایس سی میں داخل کروا دیا گیا اور ساتھ یہ پابندی بھی لگا دی گئی کہ تم نہ تو اپنے کسی دوست کے پاس جا سکتے ہو اور نہ ہی ربوہ۔ یہ بات مجھ پر بہت ہی گراں گزری۔ لیکن احمدیت کا مطالعہ مَیں نے تمام پابندیوں کے باوجود بھی جاری رکھا۔ جب مَیں بی۔ایس سی کا امتحان دے رہا تھا تو میرے وہی دوست جو میرے زیرِ تبلیغ تھے میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آپ نے بیعت کیوں نہیں کی مَیں نے تو کر لی ہے۔ اُس وقت مجھے ایک خواب یاد آیا جو مجھے تقریباً اڑھائی سال پہلے آیا تھا کہ مَیں اور میرا وہی دوست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور حاضر ہوئے اور مَیں نے اپنے آپ کو بیعت کے لئے پیش کیا لیکن حضور نے جواب دیا کہ پہلے بیعت آپ کے دوست کی ہو گی۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ خیال غلط ہو سکتا ہے کیونکہ میرا یہ دوست اُس وقت احمدیت کا سخت دشمن تھا۔ لیکن جب اُس کے بیعت کرنے کے متعلق سُنا تو خواب بالکل حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن گیا۔ اَب میرے ضمیر نے بہت ملامت کی کہ تجھ سے پیچھے آنے والے بھی تجھ سے آگے نکل گئے ہیں۔ آخرکار مَیں نے ستمبر ۱۹۷۱ء میں مربّی سلسلہ احمدیہ مکرم الحاج عزیزالرحمٰن صاحب منگلا کے پاس سیالکوٹ شہر میں جاکر بیعت کا فارم پُر کر دیا۔

مَیں نے مولوی صاحب سے ایک بات کی کہ مولوی صاحب میرے گاؤں کے لوگ مجھے طعنہ دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کا یہ قول ہے کہ ملکھانوالہ میں جس کی آبادی کم ازکم پانچ ہزار ہے ایک سے زیادہ احمدی نہیں ہو گا۔ اِس کے جواب میں اُنہوں نے کہا کہ بیٹے ایسا نہیں ہو سکتا اب آپ کا احمدیت سے نکاح پڑھ دیا گیا ہے لہٰذا اب ضرور وہاں یہ سلسلہ بڑھے گا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں ایک اَور لڑکے نے بیعت کر لی اور گاؤں والوں کو میرے سامنے نادم و شرمندہ ہونا پڑا۔

راہنمائے تشحیذ الاذہان خود بھی خریدیئے اور اپنے دوستوں کو بھی خریدار بنائیے۔ (مینجر)

بُہتان

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا وہاں کے کچھ لوگ ان کے خلاف تھے چنانچہ ایک شخص نے چندہ اکٹھا کر کے ایک لاکھ درہم اکٹھے کئے اور یہ رقم لے کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور کہا کہ مغیرہ نے خیانت اور رشوت کی یہ رقم میرے پاس امانت رکھوائی ہے۔ حضرت عمرؓ نے مغیرہ کو بُلایا اور کہا سُنو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔ انہوں نے الزام سُن کر کہا اللہ آپکا بھلا کرے یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے مَیں نے اس کے پاس دو لاکھ درھم رکھوائے تھے اور اب یہ چاہتا ہے کہ میری شکایت کر کے ایک لاکھ درھم پر خود قبضہ کر لے یہ سُنتے ہی اُس شخص کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے جلدی سے بولا خدا کی قسم ایسا نہیں ہوا اَب مَیں آپ سے ضرور سچ کہوں گا۔ واللہ مغیرہ نے میرے پاس نہ قلیل رقم رکھوائی اور نہ کثیر۔ مَیں نے خیانت اور رشوت کا بُہتان لگایا تھا۔

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاف پسند خلیفہ

— رشیدہ حسن صاحبہ۔ موسیٰ والا —

پیارے بچو! آپ نے حضرت عمرؓ کا نام تو ضرور سُنا ہو گا۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کے بعد خلیفہ بنے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بہت سے ملک فتح ہوئے اسلامی سلطنت کی حدود بہت وسیع ہوئیں۔ اسلام کے غلبہ کا یہ عالم تھا کہ دُنیا کی جو طاقت مسلمانوں سے ٹکرائی وہ پاش پاش ہو گئی۔ سلطنتِ روم کا بھی یہی حال ہوا مسلمان فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے روم میں داخل ہوئے۔

اتفاق کی بات ہے کہ ایک دن ایک مسلمان کے ہاتھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجسّمہ کی ایک آنکھ شہید ہو گئی۔ اِس سانحہ پر عیسائیوں کا خون کھول اٹھا کیونکہ وہ اقلیت تھے معاہدے کی رُو سے اُن کی جان و مال، گرجا اور صلیب کی حفاظت کی ذمّہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی تھی۔ پس وہ انصاف کی تلاش میں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے۔ مسجدِ نبویؐ میں حضرت عمرؓ اپنے درویشانہ لباس میں عام مسلمانوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے ایک عام مسلمان اور خلیفۂ وقت میں ذرّہ بھر فرق نہ تھا۔ عیسائی نمائندے آپ کی سادگی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ سُن چکے تھے کہ عدل و انصاف کے معاملہ میں مسلمانوں کے خلیفہ غریب، امیر، مسلمان اور غیر مسلم میں ذرّہ برابر بھی فرق و امتیاز روا نہیں رکھتے پس انہوں نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں انصاف کی دُہائی دیتے ہوئے کہا۔ اے خلیفہ! آپ کا دین اور آپ انصاف کے علمبردار ہیں ہمارے ساتھ بھی انصاف کیجئے۔ آپ کے ایک آدمی نے ہمارے نبی کی بے حُرمتی کی اور ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے اور ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبات اسی صورت میں ٹھنڈے ہو سکتے ہیں کہ ہم انتقام لیں۔ آپ اپنے نبیؐ کا مجسّمہ دیں تا ہم اُن کی آنکھ میں تیر مار کر بدلہ لے سکیں۔ بچّو! ایک عیسائی خلیفۂ وقت سے مسلمانوں کے نبی صلعم کا مجسّمہ انتقام لینے کی غرض سے مانگ رہا تھا اِس مطالبہ پر مسلمانوں کے دلوں پر جو بیتی ہو گی وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ صحابہ کرام طیش میں ضرور آ گئے لیکن اُنہوں نے جوش میں ہوش برقرار رکھا۔ حضرت عمرؓ نے نہایت صبر و تحمّل سے بات سُنی اور فرمایا:۔

اے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے ماننے والو! مجھے یہ سُنکر دلی صدمہ ہؤا کہ ایک مسلمان کے ہاتھ سے آپ کے نبی کے مجسّمہ کی ایک آنکھ شہید ہو گئی اور آپکے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ اگرچہ مجھے یقین ہے یہ حرکت کوئی مسلمان دانستہ نہیں کر سکتا کیونکہ حضرت عیسٰیؑ مسلمانوں کے لئے بھی ویسے ہی باعثِ احترام ہیں جس طرح عیسائیوں کے لئے ہیں تاہم تم سے پُورا پُورا انصاف کیا جائے گا۔

مَیں نہایت مجبوری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ مَیں اپنے نبیؐ کا مجسّمہ مہیّا کرنے سے اِس لئے معذور ہوں کہ میرے پیارے نبیؐ بُت شکن تھے بُت پرست نہیں تھے۔ وہ تو صفحۂ ہستی سے بُت پرستی کی لعنت ختم کرنے آئے تھے پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ ہمارے نبیؐ کا کوئی بُت یا مجسّمہ ہوتا۔ البتہ مَیں اُن کا قائمقام ہوں پیرو بھی ہوں۔ اُن کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔ تمہارے سامنے حاضر ہوں لو یہ تیر کمان لو۔ تمہیں اپنے معبود کی قسم جس طرح چاہو قصاص لے لو تم ذرا نہ ڈرو کہ حاکم سے بدلہ لینے پر تم سے باز پُرس ہو گی۔

عیسائی نمائندوں نے آپ کی یہ شانِ انصاف دیکھی تو ششدر رہ گئے اور اتنا متاثر ہوئے کہ قصاص کی نیّت چھوڑ دی۔ تیر کمان پھینک کر آپ کے قدموں پر جُھک گئے۔ وہ جس انصاف کی تلاش میں آئے تھے وہ انہیں مِل گیا۔ اُنہوں نے اپنی قوم کو جا کر بتایا ہم ایسے حاکم کے پاس سے آئے ہیں جو اپنی غیر مُسلم رعایا کے ساتھ ایسا انصاف کرتا ہے جس کی مثال نہیں مِل سکتی۔ عدلِ فاروقی دیکھ کر بدلہ لینے کی تمنّا نہ رہی۔ ہم نے انہیں معاف کر دیا ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرور بادشاہ

(عفیفہ نجم۔ ربوہ)

بہت عرصہ گزرا کسی ملک میں ایک ظالم اور مغرور بادشاہ رہتا تھا۔ اس کی زندگی کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ ساری دُنیا فتح کر لے اور اپنا نام تمام دُنیا میں پھیلا دے۔ اِس مقصد کے حصول کے لئے وہ آلاتِ جنگ بھی استعمال کیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے سپاہی ہمسایہ ممالک میں بھیجے تا وہ ان کی فصلیں تباہ و برباد کر دیں اور کھیت جلا ڈالیں۔ شہروں کے شہر اور گاؤں کے گاؤں تباہ و برباد ہو گئے اور خوفزدہ عورتیں اور بچے اپنے تباہ شدہ گھروں کے ملبوں میں چھپے بیٹھے تھے اور کوئی ان کا پُرسانِ حال نہ تھا۔

بادشاہ کی طاقت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا اور وہ مزید علاقے فتح کرتا رہا۔ مفتوحہ علاقوں سے اس نے خوب دولت لُوٹی اور اپنی سلطنت میں عالیشان قلعے تعمیر کروائے اور گرجا گھر سونے اور ہیرے جواہرات سے سجا دیئے جس کی نظر اُن پر پڑتی وہ بے اختیار پُکار اُٹھتا کہ یہ کتنا بڑا بادشاہ ہے!

بادشاہ بے گھر اور ناخوش لوگوں کو بھول کر اپنے قلعوں اور جواہرات میں مگن تھا اور لوگوں کی طرح خود بھی خیال کرتا کہ مَیں کتنا بڑا بادشاہ ہوں اور سوچتا کہ مجھے اِس سے بھی زیادہ علاقے فتح کرنے چاہئیں اور مزید مال و دولت حاصل کرنی چاہیئے تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مَیں دُنیا میں سب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے طاقتور بادشاہ ہوں اِس لئے اُس نے ہمسایہ ممالک پر چڑھائی کر دی اور تمام علاقے فتح کر لئے اور ان کے بادشاہ قیدی بنا کر اپنے دارالخلافہ میں لے آیا

اُس نے اپنے مجسّمے بنوا کر تمام قلعوں اور چوراہوں پر رکھوا دیئے حتّٰی کہ گرجا گھروں اور قربان گاہوں میں بھی رکھ دیئے تا لوگ خدا تعالےٰ کی بجائے اس کی پرستش کریں لیکن پادریوں نے اُس سے کہا کہ بے شک تم ایک عظیم بادشاہ ہو لیکن ہم خدا کی بجائے تمہاری اطاعت نہیں کریں گے کیونکہ خدا تعالیٰ تم سے بھی بڑا ہے۔ یہ بات سُن کر بادشاہ نے بڑے تکبّر سے کہا کہ مَیں خدا تعالیٰ کو بھی فتح کر کے دکھاؤں گا۔ چنانچہ اُس نے ایک ایسا غیر معمولی جہاز بنانے کا حکم دیا جو آسمان کے پار جا سکے تا وہ خدا تعالیٰ پر چڑھائی کر سکے۔ جہاز تیار ہو گیا یہ جہاز بے حد خوبصورت تھا اور اس کا رنگ مور کی دُم کی طرح تھا۔ اس میں ہزاروں سوراخ تھے اور ہر سوراخ میں ایک بندوق رکھی ہوئی تھی۔ بادشاہ اگر اس میں بیٹھ کر اُنگلی کا اشارہ ہی کرتا تو تمام بندوقیں یکدم آگ برسانے لگتیں۔ یہ جہاز طاقتور عقاب اُڑائے لئے جا رہے تھے اور بادشاہ برابر سُورج کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تمام دُنیا اُس کی نظروں کے سامنے ایک گیند کی طرح تھی اور بادشاہ یہ دیکھ کر غرور سے اکڑ رہا تھا کہ اُس کے سپاہی برابر لوگوں کو لُوٹ رہے ہیں اور وہ ان کی چیخ و پُکار سُن کر محظوظ ہو رہا تھا۔ عقاب بلند سے بلند تر اُڑے چلے جا رہے تھے۔ اور اب جہاز بادلوں اور دھند میں گھر چکا تھا۔

خدا تعالیٰ نے اِس مغرور بادشاہ کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنا ایک فرشتہ بھیجا۔ ظالم بادشاہ نے اِس فرشتے پر ہزاروں بندوقیں چلا دیں لیکن گولیاں فرشتے کے چمکدار پَروں سے ٹکرا کر اَولوں کی طرح نیچے گرنے لگیں۔ فرشتے نے اپنے چمکدار پر سے صرف خُون کا ایک قطرہ گرایا لیکن یہ قطرہ بادشاہ کے جہاز پر ہزاروں من سیسے کی مانند گرا اور اُسے تباہ و برباد کر دیا۔ عقابوں کے مضبوط پَر ٹوٹ گئے اور جہاز تیزی سے چکّر کھاتا ہوا زمین کی طرف گرنے لگا اور آخرکار بادشاہ کے جنگلوں کے بڑے بڑے درختوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جا اٹکا۔

بجائے اس کے کہ بادشاہ اس سے سبق حاصل کرتا اور ڈرتا وہ اپنے غرور میں اَور بھی بڑھ گیا۔ وہ تباہ شدہ جہاز سے اُترا اور کہنے لگا کہ مَیں خدا کو ضرور فتح کروں گا۔ چنانچہ وہ منصوبے بناتا رہا اس نے بہت سے جہاز بنوائے اور ایک خاص قسم کی بجلی بھی تیار کروائی جو جنّت کی دیواریں پاش پاش کر سکے۔ اس نے مفتوحہ علاقوں سے فوج کی ایک بڑی تعداد بھی منگوائی۔

سات سال کے بعد جب تمام منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچ گئے تو اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ تمام ساز و سامان اور ہتھیار جہازوں میں رکھیں۔ خدا تعالیٰ اس کی بیوقوفی دیکھ کر ہنس رہا تھا اور اس کے پاس اس سے بہتر ہتھیار تھے۔

بادشاہ دوبارہ آسمان کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس کے قریب آنے پر خدا تعالیٰ نے مچھروں کی ایک چھوٹی سی فوج بھیجی۔ مچھروں نے بادشاہ کو گھیر لیا اور اُسے کاٹنے لگے۔ ان کے کاٹنے سے بادشاہ غصّہ سے پاگل ہو گیا۔ وہ ہوا میں اپنی تلوار چلانے لگا لیکن ایک بھی مچھر اس کی تلوار سے نہ مَرا اور مچھر برابر اُسے کاٹتے رہے۔

بادشاہ نے چیخ کر اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ وہ اسے کمبل اوڑھا دیں تا کوئی مچھر اُس تک نہ پہنچ سکے۔ نوکروں نے اُس کے حکم کی تعمیل کی اور اُسے بہت سے کمبل اوڑھا دئے لیکن ایک مچھر کمبل میں سے اُس تک پہنچ ہی گیا اور اس کے کان پر کاٹا۔ اس کا ڈنک آگ کی طرح جلنے لگا اور زہر اس کی گردن سے نیچے تک پہنچ گیا۔ بادشاہ اس وقت سخت تکلیف میں تھا اس نے غصّہ سے کمبل پَرے پھینک دیئے اور سپاہیوں کے سامنے (تکلیف سے) بُری طرح اُچھلنے کُودنے لگا۔ وہ بادشاہ پر ہنسنے لگے جو خدا تعالیٰ کو فتح کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا لیکن ایک چھوٹے سے مچھر سے بُری طرح شکست کھا گیا اور بالآخر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

احمدی بچّوں کا ایک ہی رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری اور اس کا مطالعہ (جو احمدی بچّوں کا ایک رسالہ ہے) بہت ضروری ہے۔

قیمت سالانہ -/۸ (منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں کیا چاہتا ہُوں؟

جناب شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ مربی کے

بتاؤں تمہیں جو یہاں چاہتا ہوں
مَیں اپنا کوئی رازداں چاہتا ہوں

نہیں میل منظور مُجھ کو بدوں سے
مَیں خود نیک ہوں نیکیاں چاہتا ہوں

جو ہو پاک خود غرضیوں سے جہاں کی
وہی دوست مَیں بے گماں چاہتا ہوں

میرا دوست سچّا بھی ہمدرد بھی ہو
یہی دو بڑی خُوبیاں چاہتا ہوں

کدورت نہ ہو جس میں آزاد بالکل
وُہی دِل وُہی مَیں زباں چاہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکی صحت

جگر ہماری زندگی

(المحترم الحاج ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔(ربوہ)

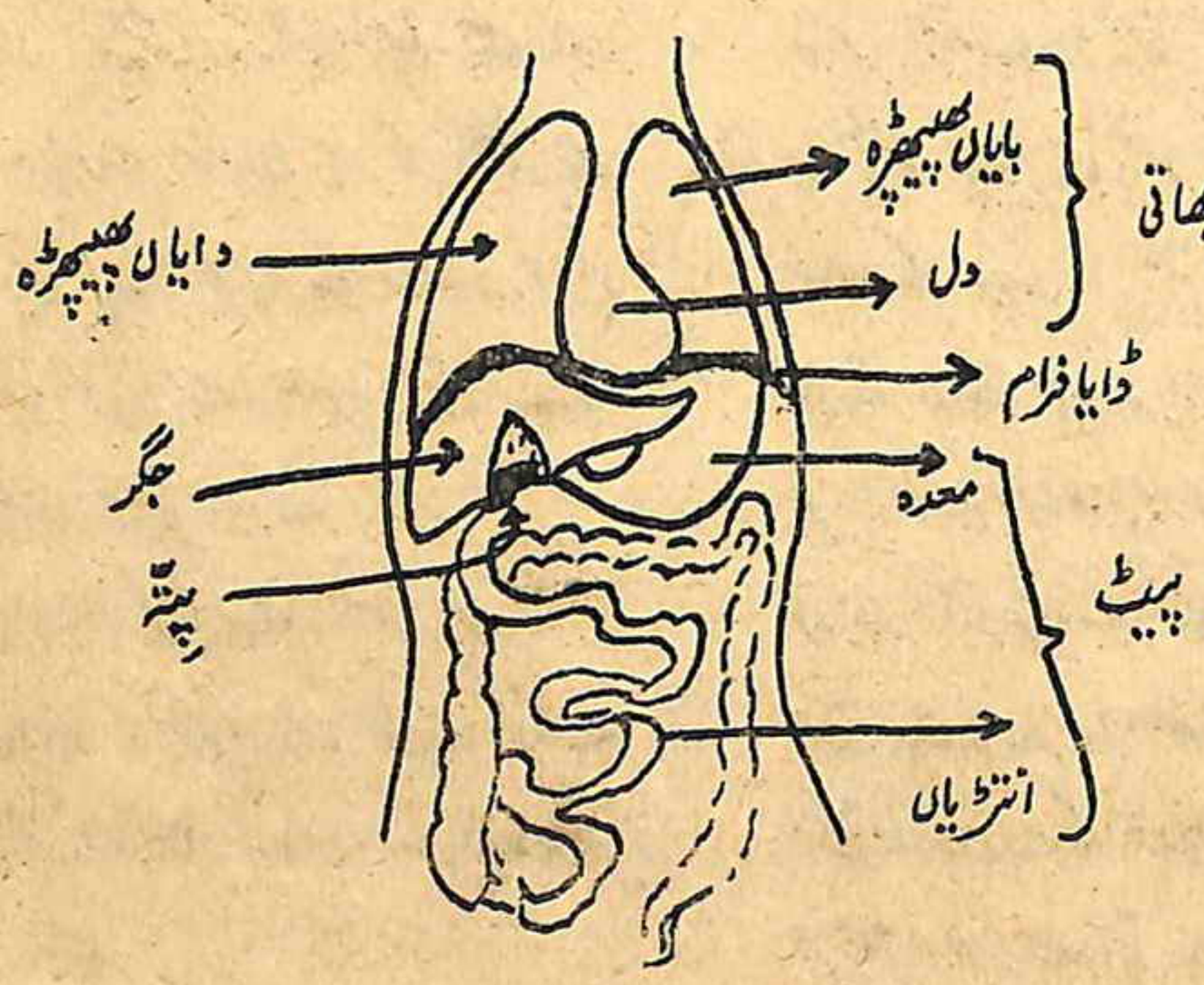

جگر کا مقام۔ جگر کاٹ کر پتہ دکھایا گیا ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

جہاں شاعر نے دانستہ یا نادانستہ طور پر جگر کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ جگر ہماری زندگی ہے۔ جگر نہ ہوتا تو ہم نہ ہوتے اور اگر ہم نہ ہوتے تو..... خیر چھوڑیئے یہ بات۔ ہمارے دل کی دھڑکن، خون کی نالیوں میں خون کی بے روک ٹوک گردش۔ ہاضمہ کی عمدگی۔ دماغ کی صحیح کارکردگی اور عضلات کی قوت سب کا انحصار بنیادی طور پر جگر کے ٹھیک کام کرنے پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگر کے پانچ بڑے بڑے کام ہیں :-

(۱) نشاستہ سے گلائیکوجن (GLYCOGEN) بناتا ہے اور اسے جمع رکھتا ہے۔ پھر اسے شکر گلوکوز میں تبدیل کر کے خون میں شامل کرتا ہے۔ یہ عمل ہر حالت میں جاری رہتا ہے۔ عام حالات میں سُست رفتاری سے اور ایمرجنسی کی حالت میں برق رفتاری سے۔

(۲) صفرا (BILE) تیار کرتا ہے۔ یہ رطوبت پِتّہ میں جمع رہتی ہے اور بوقت ضرورت خارج ہو کر ہاضمہ میں مدد دیتی ہے۔ اس کے علاوہ جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ صفرا ملیّن ہے اور قبض نہیں ہونے دیتا۔

(۳) یوریا پیدا کرتا ہے۔ جسم میں فالتو نائیٹروجن کو یوریا میں تبدیل کرتا ہے جس کا اخراج گُردوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

(۴) زہریلے مادوں کا اثر زائل کرتا ہے۔

(۵) خون پیدا کرتا ہے۔

اتنے عظیم کام کی وجہ سے ہی اس کا وجود جسمِ انسانی کے تمام غدودوں سے بڑا بنایا گیا ہے۔ جسمِ انسانی کے کُل وزن کا $\frac{1}{40}$ یہ گنبد نما بھورا سُرخی مائل عضو پیٹ کے دائیں طرف اُوپر کر کے ڈایافرام کے نیچے واقع ہے۔ پسلیوں کا پنجرہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ایک گہری وراڑ کے ذریعہ یہ عضو دو حِصّوں میں مُنقسم ہے ایک بڑا دایاں حصّہ اور چھوٹا بایاں حصّہ۔ بایاں حصّہ معدے کا کچھ حِصّہ ڈھانپتا ہے دائیں حصّہ کے نچلی طرف پِتّہ (GALLBLADDER) ہوتا ہے۔

جگر کے عظیم کام اس کے کارکنان یعنی خُلیے کرتے ہیں جو کروڑوں کی تعداد میں ایک خاص ترتیب (یعنی سنگل لائن) سے موجود ہیں۔ یہ خلیے ایک ہی قسم کے ہیں اور ہر وقت خون کے ایک نہ ختم ہونے والے دریا میں نہائے رہتے ہیں۔ اِس خون کا ایک حصّہ تو (PORTALVEIN) وریدِ باب جگر کے ذریعہ آتا ہے۔ یہ خون غذائی مادوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ دوسرا حصّہ (HEPATIC ARTERY) شریان کبدی کے ذریعہ خون کی بڑی نالی AORTA سے آتا ہے یہ آکسیجن سے بھرپور ہوتا ہے۔ جگر میں اِن دونوں ندیوں کا سنگم ہوتا ہے اور یہ مخلوط خون ان خلیوں کے گرد بہتا ہے۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ لگاتار کام کرنے سے یہ خلیے تھک تو نہیں جاتے اور پھر ختم ہو جاتے ہوں گے۔ یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے۔ خلیے کام کے بوجھ سے مَر جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جگر کو یہ خوبی عطا کی ہے کہ بالکل ویسے ہی خلیے دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ خوبی جگر کے لئے خاص ہے اور انسانی جسم کے کسی دوسرے عضو کو نہیں ملی۔ مثلاً دل یا دماغ کے مُردہ خلیے دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ اِس لحاظ سے جگر ایک حد تک غیر فانی ہے۔ جانوروں پر تجربات کے دوران وقفہ وقفہ سے جگر کے کافی بڑے بڑے ٹکڑے علیٰحدہ کر لئے گئے جن کا مجموعی وزن جگر کے اصلی وزن سے کہیں زیادہ تھا مگر جگر ٹھیک رہا۔ اور یہی چیز جگر کی پائیداری کا راز ہے۔ اس کے باوجود کبھی کبھی جگر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اِس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ جگر کے خلیوں کو کم خوراک کا مہیّا ہونا اور ان کا بھوکا رہنا ہے۔ اِس کے ذمّہ دار ہم خود ہیں جو اس کا خیال نہیں رکھتے۔ کمزوری اور پھر کام دونوں چیزیں مِل کر ان کی شہادت کا باعث بنتی ہیں۔ بعض متعدی بیماریاں بھی اثرانداز ہوتی ہیں لیکن عام حالات میں ان خلیات کو کم خوراک کا مہیّا ہونا ہی ان کے کام چھوڑنے کا باعث ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا جگر تندرست رہے تو مندرجہ ذیل ہدایات آپ کی رہنمائی کریں گی۔ اِن پر عمل انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے جگر کو آپ کے خلاف شکایت کا موقع نہ دے گا:۔

۱۔ بسیار خوری سے پرہیز کریں۔

۲۔ گرم مسالہ دار، چٹ پٹی اشیاء زیادہ استعمال نہ کریں۔

۳۔ خواہ مخواہ اور بغیر ڈاکٹری مشورہ کے ادویہ استعمال نہ کریں۔

۴۔ کلیجی استعمال کریں لیکن وہ تندرست ہو۔

۵۔ غذا میں پروٹینز (لحمیات) کا جزو زیادہ ہونا چاہیئے۔

۶۔ سبزیاں اور موسمی پھل بکثرت استعمال کریں۔ خیال رکھیں سبزیاں صاف پانی سے دھو کر استعمال کریں۔

۷۔ عام جسمانی صحت کا خیال رکھیں۔ بیمار ہونے کی صورت میں اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔

یورینو کنٹرول (URINO CONT.)
نیند میں بچّوں کا پیشاب خطا ہو جانے کا مکمل علاج
قیمت فی کورس -/۳۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آبادی کے لحاظ سے دُنیا کا سب سے بڑا اِسلامی مُلک

جمہوریہ انڈونیشیا

مکرّم محمّد احمد اشرف صاحب۔ دارالصدر شرقی (ربوہ)

انڈونیشیا جس کے بہادر عوام نے ۱۷ر اگست ۱۹۴۵ء کو اعلانِ آزادی کیا آبادی کے لحاظ سے دُنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک اور سب سے بڑا مجمع الجزائر ہے۔ انڈونیشیا کے عوام کو آزادی کی منزل تک پہنچنے کے لئے بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن کِسی مرحلے پر ان کے پایۂ استقلال میں ذرا جُنبش نہیں آئی۔ انڈونیشیا پہلے ولندیزی شرق الہند کہلاتا تھا۔ یہ خطِ استوا پر ایشیا کے جنوب مشرق اور آسٹریلیا کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اِس میں شامل جزائر کی تعداد ۱۳۶۶۶ ہے۔ سب سے بڑے جزائر جاوا، سماٹرا، سلاویسی اور مغربی اریان ہیں۔ انڈونیشیا میں بہت سی نسلوں کے لوگ آباد ہیں جن میں سے اہم نسلوں کی تعداد کم ازکم گیارہ ہے۔ دارالحکومت جاکرتا (جزیرہ جاوا) ہے جسے ولندیزیوں کے دَور میں بٹاویہ کہا جاتا تھا۔ انڈونیشیا کا مجموعی رقبہ ۷۳۵۸۶۵ مربع میل ہے۔ آبادی ۱۲ کروڑ ۵ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ چودھویں صدی میں یہاں ہندو اور بُدھ آباد تھے۔ پندرھویں صدی میں مسلمان یہاں آئے اور انہوں نے یہاں اپنی حکومت قائم کی۔ سولہویں صدی میں پرتگیزوں نے گرم مسالے کی تجارت شروع کی۔ سولہویں صدی کے اواخر میں ولندیزی اور انگریز یہاں آئے۔ ۱۶۰۶ء سے ۱۷۹۷ء تک ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہاں کے جزائر پر غلبہ حاصل کر لیا اور پھر ۱۹۴۵ء تک ولندیزی اِس ملک پر قابض رہے۔ ۱۷ر اگست ۱۹۴۵ء کو انڈونیشیا نے ہالینڈ کی غلامی سے نجات حاصل کر لی۔ انڈونیشیا کی تحریکِ آزادی کی ابتداء ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ جب قوم پرستوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ایک جماعت "بوری آتومو" قائم ہوئی اس کے رہنما ڈاکٹر متزمو مرحوم تھے۔ یہ دراصل دانشوروں کی جماعت تھی۔ جنوری ۱۹۱۱ء میں حاجی شمس نے مذہبی بنیادوں پر ایک جماعت "شرکتِ اسلام" کی بنیاد رکھی۔ اِس جماعت نے تھوڑی ہی مدّت میں عوام میں زبردست مقبولیت حاصل کر لی۔ ۱۹۳۳ء میں ولندیزیوں نے متعدد قومی رہنما گرفتار کر لئے اور ملک پر آمرانہ قوانین مسلّط کر دیئے۔ کچھ عرصہ بعد "ڈاکٹر سوکارنو" نے ایک الگ جماعت بنائی جس کا نعرہ تھا "انڈونیشیا مردیکا" (آزاد انڈونیشیا)۔ ڈاکٹر سوکارنو کی کوششوں سے مختلف سیاسی جماعتیں متحدہ محاذ میں شامل ہو گئیں اور انہوں نے مِل کر آزادی کی جدّوجہد تیز تر کر دی۔ ولندیزی حکومت نے یہ اتحاد ناکام بنانے کے لئے ممتاز رہنما گرفتار کر لئے۔ حُریت پسندوں کی گرفتاری اور رہائی کا سِلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں انڈونیشیا جاپان کے قبضہ میں چلا گیا۔ جاپانیوں نے ہر دلعزیز ہونے کے لئے سب سے پہلا قدم یہ اُٹھایا کہ قوم پرست رہنما جنہیں ولندیزی حکومت نے تحریکِ آزادی میں حصّہ لینے کے جُرم میں قید کر رکھا تھا رہا کر دیا۔ اور پھر اپنی نگرانی میں ایک حکومت قائم کر دی۔ نئی حکومت نے بظاہر جاپانیوں سے اپنا تعلق استوار کئے رکھا لیکن درپردہ ان کا تسلّط ختم کرنے کے لئے کوشاں رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب اتحادیوں نے جاپان کو شکست دی تو اس حکومت کے سربراہوں ڈاکٹر سوکارنو اور ڈاکٹر حٹّا نے اعلانِ آزادی کر دیا۔ ولندیزیوں نے اِس اعلان کو جاپان کی چال قرار دیا اور اِس بہانے اپنی فوجیں انڈونیشیا کے ساحل پر اُتار دیں۔ چار سال کی لڑائی کے بعد ۲۷۔ نومبر ۱۹۴۹ء کو ایک معاہدہ کی رُو سے ولندیزیوں نے نیوگنی (مغربی اریان) کے سوا انڈونیشیا کی آزادی تسلیم کر لی۔ اور ۲۷۔ دسمبر ۱۹۴۹ء کو تمام اختیارات نئی عوامی حکومت کے سپرد کر دیئے۔ ڈاکٹر سوکارنو ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۹ء کو صدر منتخب ہوئے۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۵۰ء کو سولہ خودمختار ریاستیں ملا دی گئیں اور پُورے ملک میں متحدہ حکومت قائم کر دی گئی۔ یکم مئی ۱۹۶۳ء کو مغربی اریان بھی انڈونیشیا کے حوالے کر دیا گیا جسے ہالینڈ نے انڈونیشیا کے حوالے کرنے کی بجائے اقوامِ متحدہ کی تحویل میں دے رکھا تھا۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۶۳ء کو صدر سوکارنو عمر بھر کے لئے صدر بنا دئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں انڈونیشیا اقوامِ متحدہ سے الگ ہو گیا اور اِسی سال فوج نے صدر سوکارنو کو معزول کر دیا اُنہوں نے تین برس تک نظر بندی میں رہ کر ۲۱۔ جون ۱۹۷۰ء کو انتقال کیا۔

مارچ ۱۹۶۶ء میں جب طلباء نے مظاہرے شروع کئے اور بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے وزراء کی برطرفی کا مطالبہ شدّت اختیار کر گیا تو "سہارتو" نے جو ۱۹۶۳ء میں فوج کے کمانڈر انچیف بنائے گئے تھے انڈونیشیا میں امن و امان کی بحالی کا فرض بھی سنبھال لیا۔ ۱۹۶۷ء میں انہوں نے انڈونیشیا کے قائم مقام صدر کی حیثیت سے فرائض سنبھالے۔ ان کا درجہ مسلّح افواج کے جنرل کا تھا۔ ۲۷۔ مارچ ۱۹۶۸ء کو وہ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر منتخب ہوئے اور مارچ ۱۹۷۳ء میں انہیں دوبارہ اِس منصب کے لئے منتخب کیا گیا۔ ۱۱۔ اگست ۱۹۶۶ء کو انڈونیشیا اور ملائیشیا نے ایک معاہدے کی رُو سے باہمی مخالفت کی پالیسی ختم کر دی۔ ۲۸۔ ستمبر کو انڈونیشیا دوبارہ اقوامِ متحدہ کا رُکن بن گیا اور امریکہ نے اس کی اقتصادی امداد بحال کر دی ❊

بلّی کا بچّہ چُوہا

۱۹۵۷ء میں فرانس کی ایک خاتون آرسنہا نے ایک بلّی پال رکھی تھی۔ ایک بار بلّی نے تین بچّے دئے جو تیسرے دن ہی مَر گئے۔ بلّی کو اپنے بچّوں کی موت کا بہت افسوس ہُوا اور وہ ہر وقت کمرے میں بند رہنے لگی۔ چند روز بعد جب آرسنہا ایک بار اُس کے کمرے میں گئیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ ایک بڑا سا چُوہا بلّی کا دُودھ پی رہا ہے اور بلّی اُس سے کھیل رہی ہے اُس وقت سے چُوہا ہر وقت بلّی کے پاس رہنے لگا۔ بلّی نے چوہے کو اپنے بچّوں کا نعم البدل سمجھ کر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ چُوہے اور بلّی کا یہ میل جول تقریباً ۶ ماہ تک رہا اور اِس عرصے میں دُور دُور سے لوگ اُسے دیکھنے آتے رہے ❊

تشحیذ بچّوں کی تربیت میں نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔ والدین اسے اپنے بچّوں کے نام جاری کروائیں
سالانہ قیمت -/۸ (مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرارتی

(انس احمد رشید ربوہ)

اکرم بڑا شریر لڑکا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ وہ تو بس شرارتوں کے سہارے ہی زندہ ہے۔ اس کے ہم جماعت، اساتذہ اور کئی پڑوسی اس کی شرارتوں کی وجہ سے تنگ آ گئے تھے۔

اکرم کے ابّا بڑے امیر آدمی تھے۔ اکرم کی شکائتیں سُن سُن کر وہ بھی تنگ آ گئے تھے۔ وہ جب بھی اکرم کو سزا دینے کا ارادہ کرتے تو اکرم فوراً ہی کوئی بہانہ تراش کر نہ صرف خود پٹائی سے صاف بچ جاتا بلکہ اپنے ابّا کو ہنسنے پر بھی مجبور کر دیتا۔ شریر جو ٹھہرا۔

لوگوں نے یہ محسوس کرنے کے بعد کہ اکرم کی شکایت کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا اکرم کی شکائتیں کرنا ہی بند کر دی تھیں۔ اکرم کا گھر ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی تھا وہ اکثر ریل کی پٹڑی سے چھوٹے چھوٹے نوکدار پتھر اُٹھا لاتا اور کہیں چھپ کر راہگیروں کو تنگ کرتا۔ ایک دفعہ اتوار کا دن تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ موسم نہایت خوشگوار تھا۔ اکرم اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا تھا۔ ریل کی پٹڑی سے اُٹھائے ہوئے پتھر اُس کے پاس ہی پڑے تھے۔ اکرم جھلّا سا گیا تھا کیونکہ وہ تقریباً آدھ گھنٹے سے مکان کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس عرصہ میں گلی میں سے کوئی بھی نہیں گزرا تھا۔ آخرکار محلہ کا ضعیف العمر بابا بخشو دیکھ کر وہ کھل اُٹھا۔

ہُوں ہُوں! اُس نے بابا کا تمسخر اُڑایا۔ "یہ بڈھا آج تک میرا شکار نہیں بنا"۔ اُس نے ایک پتھر اُٹھایا اور بابا کی عین دشعاف چندیا کی طرف اُچھال دیا۔ بابا کی قسمت ہی اچھی تھی جو پتھر اُن کے سر پہ نہیں پڑا بلکہ اُن کے دائیں پاؤں کے بالکل قریب پڑا تھا۔ بابا نے گھبرا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِدھر اُدھر دیکھا لیکن جب کوئی شخص نہ نظر آیا تو وہ حیران ہو کر پھر چل پڑا ابھی دو گز ہی چلا ہوگا کہ اکرم نے اس کی طرف دوسرا پتھر اُچھال دیا جو کہ بابا کے دائیں بازو پہ لگا۔ وہ گھبرا اُٹھا اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے اپنی لڑکھڑاتی ٹانگوں سے بھاگنے لگا۔ اکرم چھت پر بیٹھا بابا کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر قہقہے لگا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد گلی پھر سُنسان ہو گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر مسعود اکرم صاحب اپنی کار میں بیٹھے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک پتھر اُن کی کار پر پڑا۔ ڈاکٹر صاحب گھبرا گئے اور کار روک لی لیکن کھڑکی میں سے باہر گلی میں جھانکنے پر اُنہیں کوئی شخص نظر نہ آیا تو انہوں نے کار پھر سٹارٹ کر دی۔ ابھی تھوڑی دُور ہی چلے ہونگے کہ ایک پتھر پھر کار کی چھت پر پڑا۔ وہ بُری طرح گھبرا گئے اور کار تیزی سے ڈرائیو کرتے ہوئے گلی سے نکل گئے۔

ہی ہی ہی ہی ... ہو ہو ہو ... ہا ہا ہا ...

اکرم چھت پر بیٹھا بُری طرح ہنس رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نعیم، اعظم، سلطان اور لقمان کو بھی اکرم نے بہت تنگ کیا اِن بے چاروں کا حال بھی بابا بخشو سے مختلف نہ تھا۔ اِن میں سے صرف نعیم اور سلطان کو ہی معلوم ہو سکا کہ یہ پتھر کون برسا رہا ہے۔ اب گلی پھر سنسان ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اکرم نے دیکھا کہ ایک آدمی کوٹ پینٹ میں ملبوس سر پر ہیٹ پہنے بڑے پُر وقار انداز میں گلی میں سے گزر رہا ہے اکرم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً ایک پتھر اُٹھایا اور ان صاحب کے ہیٹ پر دے مارا۔ پتھر ہیٹ کے کونے پر لگا اور ہیٹ زمین پر جا گرا۔ اکرم نے اسی لمحے ایک اور پتھر اُن کی چندیا کی طرف اُچھال دیا جھڑنپ کی آواز پیدا ہوئی اور اکرم نے دیکھا کہ نیچے کھڑے ہوئے آدمی کے سر سے خون کی ہلکی سی دھار بہنے لگی جو اُن کی قمیص کو سُرخ کر رہی تھی۔ خون دیکھ کر اکرم گھبرا گیا۔ جونہی اُس نے زخمی دیکھا تو مارے خوف کے اُس کی چیخ نکل گئی۔ یہ اکرم کے ابّو تھے۔ اور اکرم نے نادانستگی میں اپنے ابّو کو ہی شکار کر لیا تھا۔ گھبراہٹ میں اس کا پاؤں جو پھسلا تو وہ دھڑام سے نیچے زمین پر آ رہا۔ اکرم کے ابّو نے اسے دیکھا وہ شاید اکرم کی اِس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرارت سے آگاہ ہو چکے تھے۔ اکرم کو گرتے دیکھ کر اُس کے ابّو نے خون کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے دونوں بازو پھیلا دئے۔ اکرم زمین پر گرنے کی بجائے اپنے ابّو کے ہاتھوں میں آ رہا۔ اکرم کے والد نے اُسے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر گھبراہٹ میں وہ بھی لڑکھڑا کر گر پڑے۔ لیکن گرے اِس طرح کہ اکرم اُن کے جسم پر گرا۔

اکرم کو چوٹ بالکل نہ آئی تھی اِس لئے وہ فوراً اُٹھا لیکن اپنے ابّو کو بیہوش دیکھ کر اُس کی چیخ نکل گئی۔ ابّو میرے پیارے ابّو۔ ابّو... ابّو۔

اکرم کی امّی دوڑی آئیں۔ اُنہوں نے اکرم کو چارپائی پر بیٹھے آنکھیں مَلتے دیکھ کر کہا "کیا ہے میرے لال" "اُوہ... دراصل کچھ نہیں امّی! مَیں ایک ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا" اکرم نے جواب دیا۔

"اچھا" اُس کی امّی نے کہا "چلو اُٹھو اور نہا کر کھانا کھا لو۔ کھانے کی میز پر تمہارے ابّو صرف تمہاری وجہ سے بھوکے ہیں"

"جی بہت اچھا" اکرم نے کہا اور غسلخانے کی طرف بڑھ گیا۔ "کتنے ہی اچھے ہیں میرے ابّو... ابھی تک میری وجہ سے بھوکے ہیں اور مَیں کتنا ظالم ہوں کہ خواب میں بھی انہیں پتھر مار رہا تھا۔ ... اور پھر فوراً اُسے بابا بخشو اور ڈاکٹر مسعود اکرم یاد آئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بابا بخشو بھی میرے والد ایسے ہیں اَور نہ معلوم مَیں نے کتنے لوگ ستائے ہیں۔ وہ یہ سوچتا ہوا رو پڑا اور زور سے پُکارا — "خدایا! میری غلطیاں معاف فرما دے مَیں آئندہ کبھی کِسی کو نہ ستاؤں گا"

اِس کے بعد واقعی اُس نے کبھی بھی کوئی نازیبا حرکت نہیں کی۔ سارے اہلِ محلہ، اساتذہ اور اُس کے دوست اُس کی اِس اچانک تبدیلی پر بہت حیران تھے مگر شریر اکرم اب نیک بچّہ بن چکا تھا وہ باقاعدہ نمازیں پڑھتا تھا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتا۔ دُرود شریف پڑھتا۔ اس سے متنفّر ساتھی اب اسے محبّت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ محلّے والے بھی اب اُسے پیار کرنے لگے تھے۔

بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے کہ کبھی کوئی نازیبا شرارت نہ کریں اور مخلوقِ خُدا کو ہرگز نہ ستائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلم بچّوں کے سُنہری کارنامے

ساجد احمد صادق۔ ربوہ

مسلم بچّوں نے تاریخِ عالم کی جبیں پر ایسے روشن اور چمک دار اور خوبصورت نشان چھوڑے ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ہر زمانے میں جو کارنامے مسلم بچّوں نے سرانجام دئے وہ کسی اَور قوم کے بچّوں کا حصّہ نہیں۔ ماضی قریب ہو یا بعید اور خواہ زمانۂ حال مسلم بچّے کبھی کمزور دکھائی نہیں دئے حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کا واقعہ محض ایک قصّہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے جو آج ہمیں راشد منہاس کے وجود میں بھی نظر آئی۔

ابوجہل ایک خطرناک ترین کفار کا سپہ سالار تھا۔ ایک لشکرِ جرار لے کر ظاہری طور پر کم مایہ غریب مسلمانوں کو اپنے زعم میں نیست و نابود کرنے، انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے میدانِ جنگ میں اُترا۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ معاذؓ اور معوذؓ جیسے کم عمر بچّے اس کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوں گے۔ خود حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنے دائیں بائیں جھانکا ایک طرف معاذؓ اور دوسری طرف معوذؓ کو پاکر دل میں یہ خیال آیا کہ میدانِ جنگ میں انسان کے دونوں بازو مضبوط ہونے چاہئیں۔ ابھی آپ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک طرف سے کُہنی لگی اور سوال کیا گیا ابوجہل کدھر ہے۔ ابھی آپ جواب نہ دینے پائے تھے کہ دوسری طرف سے بھی کُہنی لگی اور وہ سوال کیا گیا جو کچھ دیر پہلے اس کے بھائی نے کیا تھا۔ جواب ملنے کی دیر تھی کہ دونوں کم عمر مگر جوانِ ہمّت — دونوں کمزور مگر شاہین صفت — دونوں ناتجربہ کار مگر جاں باز مجاہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقابوں کی طرح جھپٹے کہ آنِ واحد میں بڑے بڑے جرنیلوں اور بڑے بڑے جانباز صحابیوں نے ابوجہل کی ٹانگ یوں کٹتے دیکھی جیسے ڈور سے پتنگ۔ دوسرا وار ہوا اور پھر تیسرا۔ عکرمہ آگے بڑھا جرنیلوں نے اپنے سپہ سالار کو بچانے کی جاں توڑ کوشش کی مگر کم عمر مسلم بچّوں کے سامنے کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔

باپ اور بیٹے کا جھگڑا بھی ہم تاریخِ اسلام ہی میں پاتے ہیں۔ بیٹا باپ سے کہتا ہے "ابّا جان آپ بوڑھے ہیں ایک ٹانگ سے معذور ہیں آپ میدانِ جنگ میں کس طرح جا سکتے ہیں آپ کی جگہ مجھے جانا چاہیئے"۔ اب باپ کا سرفروشانہ جواب بھی ملاحظہ فرمائیے "بچّے میں ایک ٹانگ سے بڑھتے بڑھتے جامِ شہادت ہی نوش کروں گا تمہاری بجائے مجھے جانا چاہیئے"۔

ایک قدم اور آگے۔ محمد بن قاسم فاتح سندھ برِّصغیر میں اسلام کا بیج بونے والا جرنیل صرف سترہ برس کا تھا۔ اُس کی ہمّت، اس کی عظمت، اُس کی جانفشانی ہم طفلوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ مُلک سے دُور اتنی کم عمری میں اتنی عظیم مملکت سے ٹکر لینا اپنی مثال آپ ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان یُوں قلعے پر قلعے فتح کرتا جا رہا ہے جیسے کہہ رہا ہو ؎

تُو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اَور بھی ہیں

آپ کو آج کے زمانے کی ایک مثال دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا جسدِ خاکی پڑا ہے۔ احمدیت کی صفوں میں افسردگی پھیلی ہوئی ہے۔ جنہیں اکابرِ احمدیت سمجھا جاتا تھا آج درپئے آزار ہیں۔ سخت پریشانی کا عالم ہے۔ ظاہری طور پر اِس ڈوبتی نیّا کا کوئی بھی کھویّا نظر نہیں آتا مگر ؎

سَر پہ اِک بارِ گراں لینے کو آگے ہو گیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا طفلِ حسیں

اولوالعزم خلیفہ مسندِ خلافت پر ایسے حالات میں متمکن ہوئے جبکہ اپنے بھی بیگانے ہو چکے تھے۔ اور آج ہم نے دیکھا کہ ع

جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

برِّاعظم ایشیا، برِّاعظم یورپ، برِّاعظم افریقہ، کوئی بڑے سے بڑا ملک ہو یا چھوٹے سے چھوٹا جہاں اِس موعود خلیفہ نے پیغامِ احمدیت کما حقّہٗ نہ پہنچایا ہو۔ اسکی کم سنی اپنوں کی مخالفت کا باعث بنی، اولوالعزمی، جانفشانی، تدبّر اور حکمتِ عملی نے احمدیت اکنافِ عالم میں پھیلا دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت اور لگن سے پڑھنے کا ثمر

(فوزیہ نورین چوہدری۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ تھرپارکر۔ سندھ)

وہ چھوٹا سا گھرانہ مفلسی کے ساتھ کتنے پُرسکون دن گزار رہا تھا کہ حالات نے ایک دَم پلٹا کھایا۔ قانتہ کی امّی بڑی سخت بیمار ہو گئیں۔ بہت علاج کروائے لیکن انکی بیماری بہت بڑھ چکی تھی جس سے صحتمند ہونا ناممکن تھا۔ قانتہ بےچاری اپنے دو معصوم بھائی سنبھالتی اور گھر کا سارا کام کرتی۔ والدہ کی تیمارداری بھی کرتی۔ اُس کے ابّا سارا دن لوگوں کے گھروں میں خط ڈالتے۔ فرصت کے وقت وہ آ کر کام میں ہاتھ بٹاتے۔ دس سال کی معصوم بچّی بڑی مشکل سے گھر کا سارا کام کرتی، قانتہ کی امّی اپنی زندگی سے ناامید ہو چکی تھیں۔ بستر پر لیٹی ہوئی بیٹی کو نصیحتیں کرتیں "بیٹی میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اپنے بھائیوں کا خیال رکھنا۔ ان سے بڑی شفقت سے پیش آنا اور بھائیوں کی بڑی اچھی طرح پرورش کرنا نیکی ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ سچائی کو اپنا شعار بنانا۔ محنت سے پڑھنا اور بھائیوں کو بھی ایسی ہی نصیحتیں کرنا۔ اپنے ابّا جان کا کہنا ماننا۔ انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی تمہارے قدم چُومے گی۔ اِسی طرح نصیحتیں کرتی ہوئی ایک دن وہ تین معصوم بچّے چھوڑ کر اِس دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اُس دن قانتہ اور اس کے دونوں بھائی ماں کے شفقت بھرے پیار سے محروم ہو گئے۔ ماں جو اولاد کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے وہ اپنے معصوم بچّوں کو بِلکتا چھوڑ کر چلی گئی۔ ایک بھائی چھ سال کا اور دوسرا چار سال کا تھا۔ قانتہ کے ابّا بچّوں کی پرورش بڑی شفقت سے کرتے۔ اُنہیں وقت پر کھانا کھلاتے، انہیں نہلاتے، ان کے ساتھ بڑا پیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے۔ ننھّا عرفان اپنی توتلی زبان میں کہتا " ابّو امّی کاں" (کہاں)۔ قانتہ اور اس کے ابّا جو اس کے پاس بیٹھے کھانا کھلا رہے ہوتے پیار سے کہتے "بیٹے امّی اللہ کے پاس جنّت میں" تو معصوم بچّہ کچھ نہ بول سکتا۔ قانتہ پاس بیٹھی رو پڑتی۔ وہ اپنے بھائیوں سے بڑا پیار کرتی۔ رات کو وہ اس وقت تک نہ سوتی۔ جب تک بھائی سو نہ جائیں جب قانتہ کی امّی نے وفات پائی۔ اُن دنوں قانتہ تیسری کلاس میں پڑھتی تھی۔ اب اس نے پانچویں کا امتحان دیا تو وہ اپنی کلاس میں اوّل آئی۔ اب ننھّا امتیاز بھی چوتھی جماعت میں تھا۔ سکول سے جب گھر واپس لوٹتا تو خوشی خوشی سارے دن کی باتیں سُناتا۔ قانتہ نے مڈل سکول میں داخلہ لے لیا۔ چھوٹا عرفان بھی دوسری جماعت میں تھا۔ تینوں بہن بھائی بڑے اتفاق سے سکول جاتے۔ راستے میں قانتہ اپنے بھائیوں کو نیکی کی باتیں بتاتی اور چوری، جھوٹ وغیرہ سے منع کرنے کی کہانیاں سُناتی۔ دونوں بھائی خوشی سے بول پڑتے۔ باجی ہم جھوٹ کبھی نہیں بولیں گے۔ قانتہ بھائیوں کی یہ بات سُن کر بہت خوش ہوتی۔ قانتہ اپنے دل میں بڑی دعائیں کرتی۔ اَے خداوند کریم مجھے اپنی امّی کی نصیحتوں پر قائم رکھنا۔ دن گزرتے گئے۔ قانتہ اور اس کے دونوں بھائی کامیابی کی راہیں پھلانگتے گئے۔ ماں کی وفات کے پورے سات سال بعد قانتہ نے میٹرک کر لیا۔ اب اس کا بھائی امتیاز نویں جماعت میں تھا اور ننھّا عرفان بھی ہائی سکول میں داخل ہو گیا تھا سب بڑی محنت اور لگن سے پڑھنے لگے۔ میٹرک کر کے قانتہ نے مکمل طور پر گھر کی ذمّہ داری لے لی اور تعلیم حاصل کرنا چھوڑ دی۔ وہ اپنے بھائیوں کا ہر طرح خیال رکھتی اور ہمیشہ انہیں نیک اور اچھے کاموں کی تلقین کرتی۔ ایک سال گھر میں رہنے کے بعد قانتہ کو ایک مقامی سکول میں جگہ مِل گئی اور وہ ایک ٹیچر کی حیثیت سے کام کرنے لگی۔ قانتہ نے اپنا گھر ایک نئے موڑ پہ لا کھڑا کیا۔ گھر سلیقہ سے سجا رکھا تھا۔ قانتہ باقاعدگی سے سکول جاتی۔ اس کے دونوں بھائی کامیابی کی راہیں پھلانگتے گئے۔ امتیاز نے میٹرک کر کے کالج میں داخلہ لے لیا۔ بڑی محنت اور لگن سے پڑھنے لگا۔ تین سال کے بعد عرفان بھی کالج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلا گیا۔ اس دن وہ بہت خوش تھا۔ وہ اپنی باجی سے بڑے اچھے سوالات کیا کرتا تھا جن کے جواب قانتہ بڑے اچھے انداز سے دیتی۔ امتیاز نے بی۔ ایس سی کر لیا۔ بی۔ ایس سی کرنے کے بعد اسے اپنے شہر میں بینک مینیجر کی حیثیت سے جگہ مل گئی اب وہ ایک بینک مینیجر تھا ان کا مختصر سا گھرانہ ایک جنّت کا نمونہ بن گیا۔ جب عرفان نے بی۔ ایس سی کیا تو اس کے بھائی نے اُسے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لندن بھیج دیا۔ اُس دن عرفان بہت خوش تھا۔ عرفان کی باجی اُسے ہر وقت نصیحتیں کرتی اور ہمیشہ عزّت کی زندگی گزارنے کی تلقین کرتی اور اسے زندگی کے نشیب و فراز سمجھاتی۔ وہ باجی کی باتیں سُن کر بڑا متاثر ہوتا اور اپنی باجی سے وعدہ کرتا کہ باجی ہمیشہ آپ کی نصیحتوں پر عمل کروں گا۔ اس دن قانتہ اپنے بھائی کو گلے سے لگا کر رو رہی تھی کیونکہ آج عرفان لندن جا رہا تھا۔ عرفان کے ابّا نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے بیٹے کو پیار کیا۔ محنت سے پڑھنے اور عزّت کی زندگی گزارنے کی نصیحتیں کرتے ہوئے الوداع کیا۔ جہاز پرواز کرتا ہوا ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ عرفان بخیریت لندن پہنچ گیا۔ جاتے ہی اُس نے اپنی خیریت کا خط لکھا۔ اِسی طرح دن مہینوں میں مہینے سالوں میں گزرتے تھے۔ عرفان برابر اپنی خیریت کے خط لکھتا رہا۔ چار سال کے بعد وہ ایک کامیاب انجنیئر بن کر آ رہا تھا۔ عرفان نے اپنا کورس مکمل ہونے کے بعد اپنے آنے کا خط لکھا۔

عرفان ایک کامیاب انجنیئر بن کر اپنے ملک آ گیا۔ آتے ہی اُسے حکومت نے منگلا ڈیم پر انجنیئر مقرر کر دیا اور وہ منگلا ڈیم چلا گیا۔ اور یُوں وہ مختصر سا گھرانہ محنت اور لگن سے پڑھنے کے بعد پُرسکون اور عزّت کی زندگی گزار رہا ہے۔

تو میرے پیارے بہن بھائیو یہ ہے محنت اور لگن سے پڑھنے کا ثمر۔ اِسی لئے ہمارے بہن بھائیوں کو محنت اور لگن سے پڑھنا چاہیئے اور عزّت کی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اگر سب بہن بھائی محنت سے پڑھیں گے تو خدا تعالیٰ سے ضرور اجر پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول اکرمؐ کا زمانۂ طفلی

ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ آپؐ کے ایک چچا ابوطالب تھے۔ آپؐ کے والد ماجد کا اسمِ گرامی عبداللہ تھا۔ والدہ حضرتِ آمنہ تھیں۔ آپؐ کے والد بزرگوار کی جب حضرت آمنہ سے شادی ہوئی تو والد کی عمر ۲۵ برس تھی اور والدہ ۱۲-۱۳ برس کی تھیں۔

آپؐ کے والد ماجد ایک روایت کی رُو سے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے وفات پا گئے تھے اور ایک دوسری روایت کی رُو سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ڈھائی تین سال بعد فوت ہوئے۔

آپؐ کی والدہ ماجدہ صرف ۱۸ سال کی عمر میں مدینہ کے قریب وفات پا گئیں اُس وقت ہمارے پیارے نبیؐ صرف چھ سال کے تھے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے ہزاروں سال قبل سارے انبیاء علیہم السلام آپؐ کی ولادت کی پیشگوئیاں کرتے چلے آئے تھے۔ آپؐ کی ولادت سے قبل حضرت آمنہ کو بھی بہت سے رؤیا، کشوف اور خوابوں کے ذریعہ یہ اطلاع دی گئی تھی کہ ایک ہادیٔ اعظم اور نورِ مجسّم ظاہر ہونیوالا ہے۔

رؤسائے مکّہ میں رواج تھا کہ مکّہ کے اردگرد کے دیہات کی عورتیں اُن کے بچّے لے جاتی تھیں اور دیہات کی صاف سُتھری کھلی فضاؤں میں ان کی پرورش کرتی تھیں: چنانچہ اسی طریق پر حضرت دائی حلیمہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لے گئیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اُن کے گھر میں پہنچنا ہی تھا کہ حضرت دائی حلیمہ کا گھر برکت سے بھر گیا حتّٰی کہ جانوروں نے بھی برکت سے حصّہ لیا۔ بکریوں نے سیروں دُودھ دیا۔ ہر طرف برکت کے آثار ظاہر ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگے۔

حضرت دائی حلیمہ سال میں چند بار آپؐ کو حضرت آمنہ سے ملانے کے لئے لایا کرتی تھیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بچپن کا زمانہ بہت پاکیزہ تھا۔ آپؐ نے کسی سے نہ کبھی جھگڑا کیا نہ کسی کو دُکھ دیا۔ بچپن سے ہی آپؐ کو سچّی خوابوں اور رؤیا و کشوف سے حصّہ ملنے لگا تھا۔ ایک بار جبکہ آپؐ حضرت دائی حلیمہ کے پاس ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ گاؤں کے دوسرے بچّے آپؐ کے ساتھ ہی تھے آپؐ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور اِردگرد کے بچّوں نے بھی یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ کوئی شخص آیا۔ اُس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین پر لٹایا۔ آپؐ کا سینہ مبارک چاک کیا۔ دل باہر نکالا اُسے اچھی طرح دھو کر پھر اس کی جگہ رکھ دیا اور سینہ سی دیا۔ بچّے یہ نظارہ دیکھ کر گھبرا گئے اور بھاگ کر حضرت دائی حلیمہ کو اس کی خبر کی کیونکہ ان کی ذمہ داری تھی کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں لہٰذا وہ بھی بھاگی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ آنحضرتؐ نے سارا نظارہ سُنایا تو وہ حیران و ششدر رہ گئیں اور انہیں یقین ہو گیا کہ آپؐ مستقبل میں ایک عظیم انسان بننے والے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے لہٰذا آپؐ کے والد ماجد کی وفات پر آپؐ کے دادا نے پرورش کی اور پھر آپؐ کے چچا نے آپ کی کفالت کی۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۸-۹ سال کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بصریٰ (شام) گئے۔ وہاں ایک راہب نے آپؐ کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچّہ مستقبل میں ایک عظیم پیغمبر بننے والا ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے بہت راست گو، امانتدار اور اخلاقِ حسنہ کے مالک تھے یہی وجہ ہے کہ سارے اہلِ مکّہ آپؐ کو امین اور صدیق کے لقب سے پکارنے لگے تھے۔

جواب طلب امور کے لئے لفافہ ساتھ بھجوانا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ بچپن

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت چراغ بی بی کے بطنِ مبارک سے ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء (بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد) قادیان ضلع گورداسپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

حضرت اقدس علیہ السلام کا بچپن ملکی ماحول کی بے شمار بُرائیوں کے باوجود مُعجزانہ طور پر نہایت درجہ پاکیزہ اور مقدس تھا۔ آپ کو کم سنی میں قادیان اور اس کے قریبی دیہات کے علاوہ اپنے ننھال ایمہ ضلع ہوشیارپور میں بھی کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا مگر آپ جہاں بھی تشریف لے گئے آپ دوسرے سارے بچّوں سے ممتاز پائے گئے۔

اُس زمانہ کے ایک مشہور آدمی کی گواہی ہے کہ

"ایک مرتبہ آپ اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ اُن کے گاؤں آئے ہوئے تھے۔ مرزا غلام قادر صاحب ہمارے ساتھ (یعنی مشہور آدمی کے ساتھ) کھیلتے تھے اور جو جو کھیلیں ہم کرتے وہ بھی کرتے مگر مرزا غلام احمد صاحب نہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے اور نہ شوخی وغیرہ کی باتیں کرتے بلکہ چُپ چاپ بیٹھے رہتے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ہم عمر ہندو کی شہادت ہے کہ:-

"مَیں نے بچپن سے مرزا غلام احمد کو دیکھا ہے مَیں اور وہ ہم عمر ہیں۔ قادیان میں میرا آنا جانا ہمیشہ رہتا ہے اور اب بھی دیکھتا ہوں جیسی عمدہ عادات اب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی ہی نیک خصلتیں اور
عادتیں پہلے بھی تھیں۔ آپ
سچّے، امانت دار اور نیک ہیں
مَیں تو سمجھتا ہوں کہ خدا
تعالیٰ آپ کی شکل اختیار
کر کے زمین پر اُتر آیا ہے
اور اپنے جلوے دکھا رہا
ہے "

حضرت مسیح موعودؑ اپنے بچپن کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" ایک دفعہ آپ بچپن میں
گاؤں سے باہر ایک کنوئیں
پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کو
کسی چیز کی ضرورت محسوس
ہوئی جو گھر سے لانی تھی۔
اُس وقت آپ کے پاس ایک
شخص بکریاں چرا رہا تھا
آپ نے اُس سے کہا کہ مجھے
یہ چیز لا دو۔ اُس نے کہا
میاں! میری بکریاں کون دیکھے
گا۔ آپ نے کہا تم جاؤ مَیں
ان کی حفاظت کروں گا اور
چراؤں گا۔ چنانچہ آپ نے
اس کی بکریوں کی نگرانی فرمائی "

ایک معمر ہندو جاٹ جس نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی گود میں کھلایا بھی ہے شہادت دیتا ہے کہ

" جب سے مرزا صاحب نے
ہوش سنبھالا ہے بڑے نیک
رہے ہیں۔ دُنیا کے کسی کام
میں نہیں لگے۔ بچّوں کی طرح
کھیل کُود میں مشغول نہیں
ہوئے۔ شرارت، فساد، جھوٹ
گالی سے بچے رہے۔ نہ کسی کو
مارا نہ آپ مار کھائی۔ نہ کسی
کو بُرا کہا نہ آپ کو کہلوایا
ایک عجیب پاک زندگی تھی مگر
ہماری نظروں میں اچھی نہیں
تھی ... آپ کے والد مجھے کہتے
نمبردار غلام احمد کو بُلا لاؤ اُسے
کچھ سمجھا دیں گے۔ مَیں جاتا
بُلا لاتا۔ والد کا حکم سُن کر
اُسی وقت آجاتے اور چُپ چاپ
بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے
آپ کے والد فرماتے۔ بیٹا
غلام احمد! ہمیں تمہارا بڑا
فکر ہے۔ تم کیا کر کے کھاؤ گے
اِس طرح زندگی تم کب تک
گزارو گے .... بڑے بڑے
انگریزوں، افسروں، حاکموں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ملاقات ہے۔ وہ ہمارا لحاظ
کرتے ہیں۔ میں تمہیں چٹھی لکھ
دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ یا
کہو تو میں خود جا کر سفارش
کروں۔ تو مرزا غلام احمد کچھ
جواب نہ دیتے۔ والد بار بار
یہی کہتے تو جواب دیتے کہ:۔
"ابّا بھلا بتاؤ تو سہی کہ
جو افسروں کے افسر اور مالک
الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو
اور اپنے ربّ العالمین کا
فرمانبردار ہو اُسے کسی کی ملازمت
کی کیا پرواہ ہے۔"

آپ کے والد مرزا غلام مرتضٰے صاحب
یہ جواب سُن کر خاموش ہو جاتے اور فرماتے
اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو۔ جب
آپ چلے جاتے تو آبدیدہ ہو کر کہتے:۔
"جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے
ہمارا کہاں۔ یہ شخص زمینی
نہیں آسمانی ہے۔ یہ آدمی نہیں
فرشتہ ہے۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے
ہم عمر دوستوں سے بچپن میں ہی فرمایا کرتے
"میرے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ
مجھے نمازیں پڑھنے کی توفیق دے"

اِس مختصر فقرہ سے آپ کے عشقِ الٰہی
کا پتہ لگتا ہے۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ عبدک المسیح
الموعود۔ آمین

رپورٹ سالانہ کارگزاری

مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور شہر

شعبہ صنعت و تجارت:۔

اطفال کو ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ گزشتہ سال اطفال کو نیچر لگانا، جلد سازی، لفافے بنانا، سائیکل مرمت کرنی، سکوائش بنانا، اور قالین بافی کی تربیت دی گئی۔ اطفال نے تین مرتبہ صنعتی نمائش کا اہتمام کیا اس میں ۵۰ فیصد اطفال نے شرکت کی۔

شعبہ وقارِ عمل و خدمتِ خلق:۔

اطفال میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کیا گیا۔ گزشتہ سال ۱۱۱۵ مسافروں کو راستہ بتایا گیا، ۹۶۰ مریضوں کی عیادت کی گئی، ۵۳۰ غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور ۲۶۳۰ افراد کو پانی پلایا گیا۔ ہر ماہ باقاعدگی سے ہر حلقہ میں وقارِ عمل ہوتا رہا گزشتہ سال کُل ۱۳۰ مرتبہ حلقہ جات میں وقارِ عمل منایا گیا۔

حاضری ۶۰ فیصد سے ۹۵ فیصد رہی۔ خدام الاحمدیہ کے علاوہ اطفال الاحمدیہ لائلپور شہر نے اپنے اجتماعی پروگرام میں تین دفعہ وقارِ عمل منعقد کروایا۔ حاضری ۶۳ فیصد رہی۔

(سیکرٹری اطفال الاحمدیہ لائلپور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کی تربیت

اور

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم کے بچپن کا واقعہ ہے وہ ایک بار بخار سے سخت علیل تھے اور ضد کر رہے تھے کہ مَیں نے ملائی کی برف کھانی ہے۔ اور وہ بخار کی حالت میں دی نہیں جا سکتی تھی۔ ملائی کی برف کی جگہ آپ کو سادہ برف دیتے تھے اور آپ کے بہلانے کے لئے کہتے تھے کہ یہی ملائی کی برف ہے مگر آپ مانتے نہ تھے۔ آخر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ مبارک احمد کو برف دے کر کہہ دیں کہ یہی ملائی کی برف ہے۔ انہیں آپ کی بات پر بہت اعتبار ہوا کرتا ہے مان جائیں گے۔ حضرتؑ صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا:۔

مبارک احمد یہ لو برف!

تم اِس وقت اسے ہی ملائی کی برف سمجھ لو۔"

انہوں نے کہا کہ نہیں۔ مَیں نے ملائی کی برف ہی کھانی ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ تم اِس وقت اِس برف کو ہی ملائی کی برف سمجھ لو۔ غرضکہ بچّہ ضِد کرتا رہا مگر آپ نے ایک دفعہ بھی پسند نہیں کیا کہ بچّہ کو دھوکا دیا جائے کہ یہ برف نہیں بلکہ ملائی کی برف ہے۔

بیمار بچّہ کو ضِد کرتے وقت غلط بیانی کر کے بہلا لینے میں بڑے بڑے محتاط لوگ ہرج نہیں سمجھتے لیکن آپؑ کی کمال درجہ کی راست بازی نے ایسے نازک موقعہ پر بھی جائز نہ سمجھا کہ آپ بچّہ کے سامنے غلط بیانی کریں۔ دوسرے تربیت اطفال کا یہ بہترین نمونہ آپ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کیا۔ بچّہ کے سامنے جھوٹ بولنا، اس سے جھوٹے وعدے کرنا، اسے دھوکا دے دینا خواہ وہ کتنی ہی نیک نیّتی سے کیوں نہ ہو درحقیقت بچّہ کے اخلاق تباہ کر دیتا ہے۔ اِس طرح وہ سمجھنے لگتا ہے کہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے جھوٹ بولنا یا دھوکا دینا کچھ بُری بات نہیں اور یہ اس کے اَخلاق کے لئے سمِّ قاتل ہے۔ دوسرا کوئی باپ ہوتا تو وہ شفقت کے جوش میں اپنے بیٹے کو بہلانے کے لئے کہہ دیتا کہ بیٹا یہی ملائی کی برف ہے لیکن آپ نے بیٹے کی شفقت پر خدا کی رضا مقدم کی اور آپ کی راستی پسند طبیعت نے اتنی غلط بیانی بھی گوارا نہ کی جو ایک بچّے کو بہلانے کے لئے عام طور پر ماں باپ کیا کرتے ہیں۔

آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ اِس وجہ سے بچّوں کو مارتے ہیں کہ اُن کی مار سے بچّوں کی اصلاح ہو جائیگی وہ مُشرک ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی ساری زندگی میں صرف ایک بار حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ کو چپت رسید فرمائی تھی وہ بھی اِس لئے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا پاؤں غلطی سے قرآنِ مجید کو چھو گیا تھا۔ حضور علیہ السلام قرآنِ مجید کی بے اَدبی برداشت نہیں کر سکتے تھے گو اس بے اَدبی میں کوئی ارادہ شامل نہیں تھا۔

معلومات

(۱) ماہرینِ طب کی رائے میں مرگی کا مرض کسی خاص اِنسانی حِس کے زیادہ زیرِ بار ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے اور یہ مرض پانی کی چمک کے علاوہ موسیقی اور تصویریں دیکھنے سے بھی ہو سکتا ہے۔ ٹیلیویژن اور فلم بینی کا بے حد شوق اور گانوں میں مست رہنے کی عادت اِس مرض کا باعث ہو سکتی ہے۔

(۲) برطانیہ کے پاس ایک بحری جہاز ایسا ہے جس کا تمام عملہ عورتوں پر مشتمل ہے۔ اِس جہاز کا نام "سروئسٹن چرچل" ہے اور وزن تین سو ٹن کے قریب ہے۔ جہاز بادبانی ہے اور عملے کی خواتین برطانوی خواتین کے بحری کلب کی ارکان ہیں۔

(نگہت سلطانہ۔ منڈی مریدکے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روٹی کی برکت

(نسیمہ شمیم۔ نورنگر فارم سندھ)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ملک میں ایک سخت گیر بادشاہ تھا۔ اُس کے ظلم کی وجہ سے ضرورت مند، فقیر اور مسکین وغیرہ بھی اس کے گھر پہ سوال کرنے سے گھبراتے تھے۔

ایک بار ایک فقیر بادشاہ کے محل میں آیا۔ بادشاہ محل سے باہر تھا۔ فقیر نے سوال کیا تو ملکہ نے کہا۔ بابا۔ ذرا ٹھہرو میں ابھی تمہیں روٹی پکا کر دیتی ہوں۔

ملکہ نے روٹی پکا کر دی اور ساتھ ہی کہا۔ بابا جلدی سے رخصت ہو جائیے تمہیں معلوم ہی ہے کہ بادشاہ بڑا ظالم ہے اگر اسے معلوم ہو گیا تو پھر نہ میری خیر ہے اور نہ تمہاری۔

بابا جلدی جلدی بوریا سمیٹتے ہوئے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اتنے میں بادشاہ محل میں داخل ہوا۔ اُسے کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ ملکہ نے فقیر کو روٹی پکا کر دی ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ بادشاہ سخت بیمار ہو گیا۔ بخار اتنا تیز ہوا کہ بادشاہ کے حواس گم ہو گئے۔ تین دن رات تک بادشاہ بیہوش رہا۔ جب بادشاہ کو ہوش آیا تو اُس نے ملکہ کو آواز دی۔ ملکہ اس سے بہت خوف کھاتی تھی اس نے دُور سے ہی پوچھا بادشاہ سلامت فرمائیے۔ لونڈی حاضر ہے۔

بادشاہ نے حکم دیا۔ فوراً آؤ۔ قریب آؤ۔ میری بات سُنو۔ ملکہ لرز اُٹھی — بس آج تو میری شامت آئی — ہائے اللہ کسی نے بادشاہ کو کہیں بتا نہ دیا ہو کہ مَیں نے فقیر کو روٹی دی تھی۔ ڈرتے ڈرتے ملکہ بادشاہ کے قریب پہنچی تو بادشاہ نے بڑی نرمی سے کہا:۔

"ملکہ مَیں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ بخار کی حالت میں میری موت واقع ہو گئی۔ مَیں دوسرے جہان میں گیا تو میرے ظلم و ستم کی وجہ سے جہنّم کی آگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے جلانے کے لئے بھڑک اُٹھی۔ میں جل کے خاک ہو جاتا لیکن اچانک آگ کے سامنے ایک روٹی آ گئی۔ اتنے میں آگ کا شعلہ دوسری طرف سے بھڑک اٹھا اور مجھے جلانے کے لئے لپکا۔ روٹی پھر شعلے کے سامنے آ گئی۔ پھر مجھے فرشتوں نے کہا کہ یہ وہ روٹی ہے جو تیری ملکہ نے خیرات کے طور پر فقیر کو دی تھی۔"

یہ خواب سُنا کر بادشاہ نے ملکہ سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ کیا واقعی تم نے ایسی خیرات دی تھی؟ ملکہ نے کہا۔ ہاں یہ بالکل درست ہے۔ مَیں نے ہی آپ کی غیر حاضری میں فقیر کو روٹی دی تھی۔

بادشاہ نے اپنی نیک دل ملکہ کی تعریف کی اور کہا آئندہ جمعہ کے روز ملک کے سارے ضرورتمندوں کو میرے محل سے پلاؤ زردہ دیا جائے۔

بادشاہ نے ظلم کی عادت چھوڑ دی اور رحم سے بھر گیا۔ بادشاہ کے حُسنِ سلوک کی وجہ سے ہر خاص و عام اس کی تعریف کرنے لگا۔

فرقتِ دل

"اے دیارِ حبیب کی گلیو"

شہر یارِ حبیب کی گلیو

دِل کہیں اپنے پاس رہتا ہے

ایک سالک اُداس رہتا ہے

لُٹ گئی کس طرح بہار مری

چھٹ گئی محفلِ نگار مری

وہ سرِ شام محفلِ پیراں

وہ سرِ بزم اِک مرا سلطاں

فُرقتِ دل کا ماجرا لکھوں

قِصّۂ حالِ دِل مَیں کیا لکھوں

امین اللہ خان سالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُرا مُنہ بُری بات

ایک بُوڑھی عورت ہانپتی کانپتی بہت سا سامان سر پہ اُٹھائے سٹیشن پر پہنچی۔ ساتھ ہی اُس کا لڑکا بھی تھا جس کے سر پر بھی بڑا سا ٹرنک اور بستر رکھے ہوئے تھے۔ لڑکا دوڑ کر بابو کے پاس گیا اور ٹکٹ خرید لایا۔ اتنے میں گاڑی سیٹی بجاتی ہوئی سٹیشن میں داخل ہوئی۔ بوڑھی ماں زنانہ ڈبہ میں بیٹھ گئی۔ بیٹا باری باری سامان ڈبہ میں لانے لگا۔ اتنے میں گاڑی چل دی۔

بڑھیا نے بلند آواز سے بیٹے کو پکارا اور کہا

"وے تیرے ٹوٹے ہو جان
تیرا کِکھ نہ رہئے۔ توں
کِدھر ایں؟"

یعنی تمہارے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تمہارا کچھ باقی نہ رہے۔ تم ہو کدھر؟

گاڑی ابھی پلیٹ فارم سے باہر نہیں آئی تھی اور شاید بڑھیا نے غور نہیں کیا تھا کہ اُس نے ابھی سب لوگوں کے سامنے بیٹے کو کیا بددعا دی تھی کہ گاڑی چلتے چلتے ایک جھٹکے کے ساتھ رُک گئی۔ ہر ایک کو جستجو ہوئی کہ نہ معلوم گاڑی رُکنے کا کیا سبب ہے۔ کسی نے کہا انجن کا تیل ختم ہو گیا ہوگا کسی نے کہا نہیں گاڑی کے سامنے کوئی جانور آ گیا ہوگا۔ کسی نے کہا نہیں نہیں کسی شرارتی نے شرارت سے زنجیر کھینچی ہو گی۔ کسی نے یہ رائے قائم کی کہ کوئی بڑی سواری پیچھے رہ گئی ہو گی جس کے لئے خاص اہتمام سے چلتی گاڑی رُکوائی گئی ہے۔

کسی کو بھی — ہاں بڑھیا کو بھی — یہ خیال نہ آیا کہ ماں کی بیٹے کے حق میں بددعا قبول ہو گئی ہے — لوگ پچھلے ڈبوں کی طرف بھاگ بھاگ کر جا رہے تھے۔ ایک دیہاتی لائن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درمیان پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں اور دھڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے ۔۔۔

بدنصیب نوجوان چلتی گاڑی میں سامان رکھتے رکھتے کیلے کے چھلکے پر پاؤں آجانے کی وجہ سے پھسل کر بُری طرح کُچل گیا تھا۔ بڑھیا کو حقیقتِ حال کا علم ہُوا تو غم سے اس پر غشی طاری ہو گئی اور اپنے آپ پر افسوس کرنے لگی۔

بچّو! اُسی وقت سے یہ مَثل مشہور ہے کہ بُرا مُنہ ہو تو بات بُری نہیں کہنی چاہیئے، ہمیشہ دوسروں کو اچھے ناموں سے پُکارنا چاہیئے اور دعائیں دینی چاہئیں ۔

چائے پینے کا عالمی ریکارڈ

ملائیشیا کے رہنے والے ایک سِکھ ہرَبنس سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ دُنیا میں سب سے زیادہ چائے پینے کا عالمی ریکارڈ قائم کر چکا ہے۔ اُس نے کہا ہے کہ اُس نے نیوزی لینڈ کے کافی بار کے مالک کا قائم کردہ ریکارڈ توڑ دیا ہے جس نے چھ گھنٹے نو منٹ میں اکاسی ۸۱ پیالیاں چائے کی پی تھیں۔ ہرَبنس سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے پانچ گھنٹے پچاس منٹ میں بیاسی کپ چائے پی کر عالمی ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ہرَبنس سنگھ کے والد نے ایک اخباری نمائندے کو بتایا کہ ہرَبنس سنگھ نے اتنی چائے پی کر ایک شرط تو جیت لی لیکن اس کو علاج کے لئے بعد ازاں پوری ایک رات ہسپتال میں گزارنی پڑی۔

(خلیل احمد سولنگی۔ گوجرانوالہ)

بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں ان کی تربیت کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ آج ہی ان کے نام یہ رسالہ جاری کروائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونچ میں اوپر کے حصّہ میں = زرد ٭ چونچ میں نچلے حصّہ
۱ میں = سرخ ٭ ۲ میں = زرد ٭ ۳
باقی سارا سبز یا آسمانی رنگ میں ٭
پنجے = سُرخی ٭ لکڑی = پہاڑی رنگ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیوڑہ اور نمک کی کانیں

(منور احمد طاہر۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج۔ حیدرآباد)

ہمارے کالج میں ہر سال آخری سال کے لڑکے آل پاکستان ایجوکیشنل ٹور پر لے جائے جاتے ہیں۔ اِس سال مجھے بھی ٹور پر پورے اکیس دن کے لئے پاکستان کے مختلف علاقوں میں جانے کا موقع ملا۔ ویسے تو ہم نے مختلف شہروں میں مختلف جگہوں کی سیر کی لیکن میں یہاں پر کھیوڑہ اور اسکی نمک کی کانوں ہی کا ذکر کروں گا۔ ہم کُل پچاس ساٹھ لڑکے تھے ایک بوگی ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ ملتان اور لاہور کی سیر کرنے کے بعد ہم ۲۵۔ مارچ کی شام کو کھیوڑہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ساری رات گاڑی میں رہے۔ صبح جب آنکھ کھُلی تو گاڑی لالہ موسیٰ اور ملکوال پیچھے چھوڑ چکی تھی اور کھیوڑہ کی طرف رواں دواں تھی۔ ۲۶۔ مارچ کی صبح کو سات بجے ہم کھیوڑہ پہنچ گئے۔ کھیوڑہ کا ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن ہے پورے دن میں تین چار گاڑیاں اِس طرف آتی ہیں۔ گاڑی یہاں سے آگے نہیں جاتی بلکہ یہیں سے واپس ملک وال چلی جاتی ہے۔ یہاں پر سیر و تفریح کرنے والوں کے علاوہ وہی لوگ آتے ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں یا یہاں پر کام کرتے ہیں۔ چند ہزار کی آبادی پر مشتمل کھیوڑہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ یہاں پر زیادہ تر مزدور طبقہ کے لوگ رہتے ہیں جو کہ کارخانے اور کانوں میں کام کرتے ہیں۔ جس سے بھی ملے بڑی خندہ پیشانی اور عزت سے پیش آیا۔ یہاں پر زیادہ تر لوگوں نے بکریاں پال رکھی ہیں اور ان کا دُودھ بیچتے ہیں ہوٹلوں میں چائے بھی بکریوں کے دُودھ کی ہی بنائی جاتی ہے۔ کھیوڑہ کے قُرب و جوار میں کوئی فصل نظر نہیں آتی جہاں تک نظر جاتی ہے ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو کہ دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ انہیں پہاڑیوں میں نمک کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ پایا جاتا ہے۔ کئی ملکوں کو نمک کے لئے پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے لیکن پاکستان کو خدا تعالیٰ نے یہ ایک نعمت عطا کی ہے۔ عرصہ سے یہاں سے نمک نکالا جا رہا ہے اور آئندہ کئی سَو سال تک یہ نمک ہماری ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ نزدیک ترین اسٹیشن پہاڑی سے آدھ میل کے فاصلے پر ہے۔ ہمارے اساتذہ نے ہمیں کانیں دکھانے کے لئے اجازت نامہ حاصل کیا اور ہم نمک کی کانیں دیکھنے کے لئے ایک پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ تھوڑی سی چڑھائی چڑھنے کے بعد ایک اندھیری سی غار نظر آئی جس کے مُنہ پر ایک دفتر سا بنا ہُوا ہے۔ کان کے اندر جانے کا یہی راستہ ہے جونہی کان کے اندر داخل ہوئے باوجود گرم موسم کے ہمیں ٹھنڈک لگنے لگی جیسے کہ یکدم ایئر کنڈیشنر لگا دیا گیا ہو۔ ایک رہبر ہمارے ساتھ کر دیا گیا اور ہم اس کی رہنمائی میں کانوں کی سیر کرنے لگے۔ اس نے بتایا کہ یہ کانیں گرمیوں میں ٹھنڈی اور سردیوں میں گرم رہتی ہیں۔ اندر داخل ہوئے تو پہلے تو اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر ہی نہ آیا لیکن پھر آہستہ آہستہ آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو گئیں۔ یہاں پر روشنی کا انتظام تو ہے مگر بلب بہت دُور دُور لگائے گئے ہیں اِس لئے کہ جب نمک کا کوئی ٹکڑا گرے تو آکر بلبوں سے نہ ٹکرا جائے اور کہیں آگ نہ لگ جائے۔ بلب دُور دُور ہونے کی وجہ سے ہی مزدور ہاتھوں میں لالٹینیں اور ٹارچیں وغیرہ لے کر چلتے ہیں۔

آنے والوں کی خوش طبعی کے لئے یہاں کے مزدوروں نے یہاں پر مختلف جگہوں کے مختلف نام رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ کانوں کے اندر دو مختلف گلیوں کے نام انارکلی اور بانو بازار رکھے ہیں۔ اِسی طرح نمک کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی بنائی ہوئی ہے جسے شاہی مسجد کا نام دیا ہے۔ کان کے اندر تازہ ہَوا پہنچانے اور گندی ہَوا خارج کرنے کے لئے روشندان اور پنکھوں کا انتظام ہے تاکہ مزدور آسانی سے کام کر سکیں۔ ان بڑے بڑے روشندانوں کی تعداد چھ ہے۔

اِن کانوں میں نمک اندازاً ۳۲۷ء میں دریافت ہُوا۔ یہاں پر کھدائی کا آغاز سکندرِ اعظم کے زمانہ میں ہُوا۔ سروے کرنے والوں کے اندازہ کے مطابق یہاں پر نمک ۱۶۰ مربع میل کے علاقہ میں پھیلا ہُوا ہے جس میں سے ۸۲ مربع میل کے علاقے کا نمک نکالا جا چکا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح نمک تقریباً ۱۰۰۰ فٹ کی گہرائی تک موجود ہے جس میں سے اب تک ۱۱۰۰ فٹ کی گہرائی تک کا نمک نکال چکے ہیں۔ نمک نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نمک کی دیوار میں ایک طرف سے کدال کے ساتھ کھودتے ہیں پھر دوسری طرف سے ڈرل کے ساتھ تین انچ موٹا سوراخ کرکے اس میں بارود بھر دیا جاتا ہے اور آگ لگا دی جاتی ہے۔ بارود پھٹتا ہے اور نمک ایک دھماکے کے ساتھ نیچے آ پڑتا ہے۔ ان کانوں میں اندر سے نمک باہر لانے کے لئے چھوٹے چھوٹے ڈبوں والی گاڑیاں چلتی ہیں جنہیں چھوٹے چھوٹے انجن کھینچتے ہیں۔ ہر گاڑی میں تقریباً ۲۵ ڈبے ہیں۔ یہ گاڑی ہر دفعہ تقریباً ۶۲۵ من نمک کان سے باہر لاتی ہے۔ اس طرح ہر روز ۲۸ سے ۳۰ ہزار من نمک کان سے باہر نکالا جاتا ہے۔ کانوں کی بعض چھتیں بھاپ کے انجن چلنے کی وجہ سے کالی ہو گئی ہیں۔ بجلی کے انجن ۱۹۳۳ء سے استعمال ہونے لگے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ ہم اس وقت چھٹی منزل پر کھڑے ہیں اس طرح کی پانچ منزلیں ہمارے نیچے اور بارہ منزلیں ہمارے اوپر ہیں یعنی یہاں پر نمک نکالتے نکالتے کانوں کی ایک دوسرے کے اوپر اٹھارہ تہیں بن گئی ہیں۔ نمک نکالنے کے بعد کئی جگہ کمرے بن گئے ہیں۔ ایک کمرے کا رقبہ اندازاً ۳۵ مربع فٹ رکھا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ نمک ایک جگہ سے نہیں کھودا جاتا۔ کیونکہ اس طرح کان کے بیٹھ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایک کمرہ بہت ہی وسیع و عریض اور خوبصورت ہے اس میں جب روشنی کی جاتی ہے تو انتہائی دلفریب منظر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں پر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا انتہائی اعلیٰ قسم کا نمک ملتا ہے۔ مزدوروں نے اس کمرے کا نام شیش محل رکھ دیا ہے۔ ان کمروں میں آواز بہت دور تک گونجتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ اس سے تھوڑا آگے جا کر ایک دیوار آتی ہے جو کہ بہت بڑی اور نہایت ملائم ہے۔ اس کا نام دیوارِ چین رکھا گیا ہے۔ پہاڑ میں نیچے اوپر اٹھارہ منزلیں ہیں۔ کمروں کے اوپر کمرے اور دیواروں کے اوپر دیواریں بنائی گئی ہیں، تاکہ پہاڑ بیٹھ نہ جائے۔ اس طرح کے اندازاً ۵۰۰ کمرے ان کانوں میں ہیں۔ بعض دفعہ نمک کھودتے کھودتے پانی نکل آتا ہے یا زیادہ اونچائی تک کھودنے سے پانی ٹپکنے لگتا ہے یہ پانی کانوں کے اندر ہی بنے ہوئے تالابوں میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ جہاں پانی بہت زیادہ ہو جاتا ہے وہاں سے پانی ٹیوب ویلوں کے ذریعہ باہر نکال دیا جاتا ہے۔ یہ پانی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر استعمال شدہ و خراب نمک ایک کارخانہ میں لایا جاتا ہے اور اس میں کیمیائی عمل کر کے "سوڈا ایش" تیار کیا جاتا ہے۔ ان کانوں میں پانی کے ۴۰ چھوٹے بڑے تالاب ہیں۔ ایک گہرے تالاب پر سے گزرنے کے لئے بغیر کسی سہارے کے نمک ہی کا ایک لمبا سا پل کاٹا گیا ہے جسے وہاں کے مزدور پل صراط کے نام سے پکارتے ہیں۔ جب یہاں پر روشنی کی جاتی ہے تو اپنے عکس تالاب کے اندر بہت دلفریب لگتے ہیں۔ مختلف کمپنیاں یہاں آکر ان تالابوں پر اور کانوں میں فلموں اور گانوں کی عکس بندی کرتی ہیں۔ جس جگہ پر کھدائی سے چھتوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں وہاں پر اینٹوں اور سیمنٹ سے دیوار بنا کر چھت کو سہارا دیا گیا ہے تاکہ چھت کے گرنے کا خطرہ نہ رہے۔ جہاں پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں وہاں سے پانی ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے۔ جہاں پر پانی ٹپکتا ہے وہاں پر نیچے بے حد خوبصورت انڈوں کی مانند سفید نمک جم جاتا ہے۔ بعض جگہ نمک کان کی چھت سے سوئیوں کی طرح لٹک رہا ہے۔ حکیم اس نمک کو دوائیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ نمک نکالتے ہوئے مختلف سمتوں میں کئی کئی سرنگیں چلی گئی ہیں اور ایک ایک سرنگ کئی کئی میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ کانیں اتنی وسیع و عریض ہیں کہ اگر پوری طرح سے دیکھی جائیں تو چھ ماہ لگ جائیں گے۔ ہم نے دو گھنٹے تک ان کانوں کی سیر کی۔ اور جب میں نمک کی کانوں سے نکل کر واپس اسٹیشن کی طرف آ رہا تھا تو یہ دل خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوشی سے جھوم رہا تھا کیونکہ اس نے ہمیں نمک کی ایک ایسی نعمت سے نوازا ہے جو کہ روزمرہ زندگی میں ہر جگہ کام آتی ہے اور اس کے لئے ہمیں کسی کا محتاج نہیں کیا۔

سپیشل ٹانک SPECIAL TONIC.

دماغی و جسمانی کمزوری، لاغری، چہرہ کی زردی، کمی خون، جگر اور کانوں میں خارش شائیں شائیں وغیرہ کیلئے لاجواب ٹانک ہے۔ قیمت ۵/-

بے بی ٹانک BABY TONIC.

بچے والدین کے لئے بیش بہا خزانہ ہیں، حفاظت کیجئے اور روحانی مسرت کے مزے لیجئے۔ بچوں کی تندرستی کی ضامن بے بی ٹانک۔ قیمت ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایٹ کمپنی ربوہ فون ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے مت پڑھیں

(ساجدہ پروین۔ ھیرہ)

اچھی بات بہرحال اچھی ہے خواہ کوئی بھی کہے۔ سمجھے نا! اِس لئے اِس وقت مجھے مت پڑھیں بلکہ اس کی بجائے کوئی اَور کام کریں۔ مثلاً گھر کا کام، سکول کا کام، مجلس کا کام وغیرہ اور مجھے مت پڑھیں۔"

کیا میری بات سمجھ میں نہیں آئی کہ "مجھے مت پڑھیں؟" ابھی پڑھتے ہی جا رہے ہیں آپ۔ افسوس میری بات مانتے ہی نہیں۔ بھئی میرے پڑھنے سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے والی بات ہے اِس لئے یہ وقت کِسی کارآمد کام میں صَرف کریں کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

ہاں دیکھیں سکول کا کام کر لیں۔ سبق یاد کر لیں ورنہ کل صُبح آپ ہوں گے اور.... مولا بخش۔ موسم سردیوں کا ہے ہاتھ شَل ہو جائیں گے۔ بس یہیں رہنے دیں اور "مجھے مت پڑھیں"۔

دیکھیں۔ امّی کی آواز آ رہی ہے کھانا تیار کرنا ہے۔ مُنّا رو رہا ہے۔ ننّھی کو بخار ہے۔ کیا سارے کام وہ خود ہی کریں گی؟ اِس وقت اُن کا ہاتھ بٹائیں اور مجھے پڑھنا چھوڑ دیں۔

بھئی بڑے ہی ضِدّی ہیں۔ بس پڑھتے ہی جاتے ہیں نہ معلوم کیوں ضِد ہے اور فضول پڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اگر نہیں سُنا تو پھر سُن لیں۔ مَیں نے کہا "مجھے مت پڑھیں"۔

اُف اللہ! پڑھتے ہی جاتے ہیں کئی بار تو کہہ دیا کہ "مجھے مت پڑھیں"۔ میرے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ انسان وہ کام کرے جس میں کچھ فائدہ ہو۔ توبہ پھر وہی بات آپ کو تو پڑھنے سے ہی سروکار ہے۔

دیکھیں دروازے پر کون دستک دے رہا ہے۔ ہائے اللہ اُٹھیں نا۔ دیکھیں باہر کون دستک دے رہا ہے۔ اُف کیا ہو گیا آپ کو، اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے اور پڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ کیا آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُونچا سُنتے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو پھر سُن لیں "مجھے مت پڑھیں"!

توبہ! اب بھی کان پر جُوں تک نہیں رینگی۔ کیا کروں۔ کیسے سمجھاؤں۔ کہ "مجھے مت پڑھیں"!

چلو اچھا اگر آپ پڑھنا ہی چاہتے ہیں تو وقت پر نمازیں پڑھیں۔ سکول کا سبق پڑھیں۔ قرآن مجید پڑھیں۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھیں۔ تشحیذ ہیں ہاں اِسی تشحیذ میں کئی اَور بھی مفید، دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں، دلربا نظمیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطیفے ہیں انہیں پڑھ لیں۔ میرے پڑھنے سے پھُوٹی کوڑی کا بھی فائدہ نہیں اِس لئے "مجھے مت پڑھیں"۔

عجیب ہیں آپ بھی۔ باوجود بار بار کہنے کے پڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ اچھا آپ نہیں مانتے تو نہ سہی۔ آپ جیتے ہم ہارے۔ اب پڑھتے رہیں ہم منع نہیں کرتے۔

پڑھیں نا اب کیوں پڑھنا چھوڑ دیا؟

واہ بھئی! کیا دلچسپ اور خوبصورت رسالہ ہے۔ اِس کی خریداری قبول کر لیجئے نا۔ (مینجر تشحید)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کی خصوصیت

پیارے بھائیو! اِس سال کے سالنامہ کی خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خوبصورت تصویر بھی طبع کروا کے سالنامہ کی زینت بنائی گئی ہے۔ آپ اِسے آسانی سے نکال کر فریم کروا سکتے ہیں۔

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان)

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں انکی قدر کیجئے

مسوڑھوں سے خون یا پیپ کے لئے:

اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHEA.

دانتوں کے گھُن کے لئے:

اینٹی کیریز ANTI CARIES.

اور بچّوں کے لئے:

اینٹی کیریز فار بے بیز ANTI CARIES FOR BABIES.

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مُفت منگوائیے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد کمیشن شاپ

گڑ - شکر - کھانڈ اور

سرخ مرچ کنری کی خرید و فروخت

کے سلسلہ میں خدمت کا موقعہ دیویں

اتحاد کمیشن شاپ نئی غلہ منڈی لائلپور

فون نمبر PP 6387

فون 7926

انصاف کمپنی (رجسٹرڈ)

کمیشن ایجنٹس

★ چنے سفید ★ چری ★ مرچ کنری

کی خرید و فروخت کے سلسلہ

میں خدمت کا موقع دیں

انصاف کمپنی (رجسٹرڈ)

پرانی غلہ منڈی لائلپور

فون 25

ملک غلام احمد اینڈ سنز کنری

مرچ کنری ڈنڈی کٹ

کی خریدوفروخت

کے سلسلہ میں خدمت کا موقع دیں -

پروپرائیٹر

ملک غلام احمد غلہ منڈی کنری

انسانی صحت کیلئے دو بیش بہا تحفہ

ایک نئی طبی ایجاد

خارش اور جلد کی تمام امراض لئے

امریکن مرہم

(یونانی)

قیمت 1/25

ایک روپیہ پچیس پیسے

دمہ - کھانسی اور سینے کی تمام امراض کے لئے

صدرینا (یونانی)

قیمت 3/50

تین روپے پچاس پیسے

تیار کردہ **امریکن کیمیکلز** رجسٹرڈ پوسٹ بکس 200

لائل پور

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات

ہر قسم کنٹرول ریٹ پر اور با رعایت

بہتر تشخیص

مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار لائل پور

Regd. No. L 7128
January 1975

MONTHLY

Tashheez-ul-Azhan

EDITOR :
Laeeq Ahmad Tahir

RABWAH

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز سلسلہ ربوہ میں
★ قدیمی مشہور و معروف دکان ★

مجید آئرن سٹور

○ ہر قسم کا عمارتی سامان
○ سیمنٹ ○ سریا ○ رنگ و روغن
اور
ہر قسم کے سلور پیتل اور سٹیل کے
برتنوں کے لئے
نیز بجلی کے جملہ سازوسامان کے لئے
ہمیں خدمت کا موقعہ دیجئے

دیانت داری - ایفائے عہد - بر وقت سروس
مناسب دام - کم منافع - بہترمال ہمارا طرہ امتیاز ہے
آج بھی - کل بھی ہمیں بہترین خدمت کا موقعہ دیجئے

پروپرائیٹر مجید آئرن سٹور گولبازار - ربوہ
435